REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N.61/57

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲

شمارہ ۵۰

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
ممالک بیرون:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ـــ ۱۴۳۵۱۶

۲ رجب ۱۴۱۴ ہجری ۱۶ فتح ۱۳۷۲ ہش ۱۶ دسمبر ۱۹۹۳ء

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۱۰ دسمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے ہر آن دعائیں جاری رکھیں۔

—٭—

اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نفس کے جذبات پر موت نہیں آتی

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بد اخلاقی، کبر، ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اور یہ مواد ردیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفت کی آگ ان کو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگتا ہے اور بڑا ہو کر بھی اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کو کچھ حقیقت نہیں پاتا وہ اس نور اور روشنی کو جو انوارِ معرفت سے اُسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی کا نتیجہ نہیں مانتا اور نہ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ بلکہ وہ اُسے خدا تعالیٰ ہی کا فضل اور رحم یقین کرتا ہے۔ جیسے ایک دیوار پر آفتاب کی روشنی اور دھوپ پڑ کر اُسے منور کر دیتی ہے۔ لیکن دیوار اپنا کوئی فخر نہیں کر سکتی کہ یہ روشنی میری قابلیت کی وجہ سے ہے۔ ...... اسی طرح پر انبیاء علیہم السلام کے نفوس صافیہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فیضان اور فیوض سے معرفت کے انوار ان پر پڑتے ہیں اور اُن کو روشن کر دیتے ہیں اسی لئے وہ ذاتی طور پر کوئی دعویٰ نہیں کرتے بلکہ ہر ایک فیض کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور یہی سچ بھی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اعمال سے داخلِ جنت ہوں گے تو یہی فرمایا کہ ہرگز نہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے"۔

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۷۴)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لنڈن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں جہاں ذکر فرمایا ہے گہرائی میں اُتر کر دیکھیں تو اُن کے مضامین جہاد دکھائی دیں گے

نماز سے بڑھ کر کوئی ذکر نہیں کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے استغفار ہے اور درود شریف ہے

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذکر الٰہی کے سلسلے میں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباسات کے حوالوں سے آج کے خطبے کا آغاز کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:-

"پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اعمالِ خیر کی راہ چھوڑ کر اپنے طریقے ایجاد کرنا اور قرآن مجید کی بجائے وظائف اور کافیاں پڑھنا یا اعمال صالحہ کی بجائے قسم قسم کے ذکر نکال بیٹھنا یہ لذت روح کے لئے نہیں ہے بلکہ لذتِ نفس کی خاطر ہے۔ لوگوں نے لذتِ نفس اور لذتِ روح میں فرق نہیں کیا اور دونوں کو ایک ہی چیز قرار دیا۔ حالانکہ وہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اگر لذتِ نفس اور لذتِ روح ایک ہی چیز ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ ایک بدکار عورت کے گانے سے بدمعاشوں کو زیادہ لذت آتی ہے۔ کیا وہ اس لذتِ نفس کی وجہ سے عارف باللہ اور کامل انسان کہے جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ جن لوگوں نے خلافِ شرع اور خلافِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم راہیں نکالی ہیں ان کو یہی دھوکا لگا ہے کہ وہ نفس اور روح کی لذت میں کوئی فرق نہیں کر سکتے۔ ورنہ وہ اِن بیہودگیوں میں دل کی لذت اور اطمینان نہ پاتے۔ ان میں نفسِ مطمئنہ نہیں ہے جو بُلّے شاہ کی کافیوں میں لذت کے جویاں ہیں۔ روح کی لذت قرآن شریف سے آتی ہے:

(الحکم جلد ۶ صفحہ ۲ ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء)

پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سوال کے جواب میں کہ بہترین وظیفہ کیا ہے۔ فرمایا ہے کہ نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے۔ استغفار ہے۔ اور درود شریف ہے۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے۔ اور اسی سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرہ بھی غم پہنچتا تو آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ اور اسی لئے فرمایا ہے اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ یعنی خبردار اللہ ہی کے ذکر سے دل طمانیت پاتے ہیں۔ اطمینان اور سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔ اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مقابلہ میں بنائی ہوئی ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے ذکر کے تعلق میں حضرت امیر المومنین

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

[illegible] ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لا إله إلا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۶ر فتح ۱۳۷۲ ہش

برِّصغیر کی سیکولر قوت

برِّصغیر پاک وہند کے حالیہ سیاسی انتخابات کے مجموعی نتائج سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ ہر دو ممالک کے عوام نے مذہبی انتہاپسندی کی حامل قوتوں کو سختی سے نظرانداز کر دیا ہے۔ باوجود اربوں روپے داؤ پر لگانے کے نہ تو یہ پارٹیاں پاکستان میں کوئی پوزیشن حاصل کر سکی ہیں۔ اور نہ ہی ہندوستان کے سیکولر عوام نے ان کو گھاس ڈالی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اگر وقتی طور پر جذبات کو مشتعل کر کے یا سبز باغ دکھا کر ایسی پارٹیاں کچھ کامیابی حاصل کر بھی لیں، مستقلاً ہرگز عوام کو بھٹکا نہیں سکتیں۔ ہندوستان کے پانچ صوبوں کے حالیہ ضمنی انتخابات میں تو یہ بات کھل کر سامنے آگئی ہے کہ تمام سیکولر پارٹیاں خواہ انہوں نے مل کر یا الگ الگ انتخابات میں حصہ لیا ہو خواہ ان کو فتح ہوئی ہو یا شکست سے دوچار ہونا پڑا ہو، انتہاپسندی کے مقابل پر ڈٹ کر کھڑی ہوگئیں۔ اور پھر حکومت سازی کے معاملہ میں بھی انہوں نے مذہبی جنونی اور انتہاپسند پارٹی کو نظرانداز کر دیا۔ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں غالباً یہ پہلا موقعہ ہے۔ ورنہ اس سے قبل بعض سیکولر پارٹیاں بھی حکومت سازی کے معاملہ میں بنیاد پرست پارٹیوں سے گٹھ جوڑ کرتی رہی ہیں۔

ہندوستانی عوام کتنے سیکولر ہیں اور مذہبی رواداری و بھائی چارہ کے معاملہ میں وہ کس قدر صاف ذہن ہیں اور دوسرے بھائی کی تکلیف سے وہ کس حد تک بے چین ہو جاتے ہیں حالیہ ضمنی انتخابات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔

اس پاک فضا کو ہم نے قائم رکھنا ہے۔ اور اس تروتازہ مقدس ہوا کی خوشبو کو مزید پھیلانا ہے۔ اور صحیح راستہ سے بھٹکے ہوئے بھائیوں کو ان کی برکتوں سے آشنا کرنا ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے قربانی کی، ایثار کی، جذبۂ فدائیت کی۔ یہ وقت ہے کہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں، ہندوؤں اور مسلمانوں کو مل بیٹھ کر سوچنا ہے کہ آج جو موقف انہوں نے اختیار کیا ہے وہ دیرپا بھی ہو اور پائیدار بھی تا کہ پھر کوئی ان کے مذہبی جذبات کا منفی استعمال نہ کر سکے۔ ان کی روایات سے نہ کھیل سکے۔ کوئی انہیں تخریب کاری کا نشانہ نہ بنا سکے۔ ایسی قوتیں جو تخریب کاری کو ایک منافع بخش کاروبار کے طور پر استعمال کرتی ہیں اور جو معصوم عوام کو کشت و خون کے میدان میں بے سہارا و لاوارث چھوڑ دیتی ہیں اور خود اس کے نتیجہ میں ملنے والے منافع کی لذت کے احساس سے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہیں۔

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ کوئی مسجد کوئی مندر انسان کو تخریب کاری، تنگ نظری، ظلم و ستم اور بندگانِ خدا کا خون بہانے کی ہرگز تعلیم نہیں دیتا۔ اور ادھر بنیاد پرست مذہبی انتہاپسندی کا یہ گھناؤنا کھیل اپنے مذہب کے نظریات کی حفاظت کی خاطر کھیلتے ہیں۔ حالانکہ جس نظریہ کی حفاظت کی خاطر یہ کشت و خون کو جائز قرار دیتے ہیں اس کو مذہب ناجائز بلکہ حرام قرار دیتا ہے۔ غور سے دیکھئے اور گہرائی سے سوچئے! کہ کیا یہ بنیاد پرستوں کی نہایت باریک منافقانہ چال نہیں ہے؟ کہ ایک طرف تو مذہب کے نظریہ کی حفاظت کا دکھاوا کرتے ہیں۔ اور پھر دوسری طرف مذہب کی روح پر تبر چلانے سے گریز نہیں کرتے اور ان کی اس خطرناک منافقانہ چال کو سمجھنے سے معصوم و مظلوم عوام قاصر رہتے ہیں۔

پس مولویوں اور پنڈتوں کو اپنے "جہاد" اور "دھرم یدھ" کے الفاظ پر از سرِ نو غور کرنا ہوگا۔ جہاد تو نام ہے انسان کو ظلموں سے بچانے کا، آزادیٔ ضمیر کو کچلنے والوں کے خلاف برسرپیکار ہونے کا۔ یہ ہرگز جہاد نہیں ہے کہ معصوموں پر تلواروں کو تیز کیا جائے۔ اور یہی تعریف دھرم یدھ کی ہے۔ حضرت رام اور حضرت کرشن کی تمام عمر ظلم و ستم کے خلاف لڑتے ہوئے گزری۔ ان بزرگوں نے مظلوم کو بچانے کے لئے ظالم کے خلاف مجبوراً تلوار اٹھائی۔ اس فرق کو آج سیاسی پنڈتوں اور مولویوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ انہیں صدق دلی سے اپنی شکست تسلیم کر کے مخلوقِ خدا کی بھلائی کی خاطر سامنے آنا چاہیئے۔ جذباتی مذہبی نعروں سے ملک و قوم کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اگر وہ جہاد کرنا ہی چاہتے ہیں تو بھوک و ننگ کے خلاف جہاد کریں، جہالت کے خلاف جہاد کریں، بے روزگاری کے خلاف جہاد کریں۔ یہ وہ پاکیزہ جہاد ہے جس کی ضرورت آج کے مسلمانوں اور ہندوؤں ہر دو کو ہے۔

جہاں تک عوام کا تعلق ہے انہیں ہر میدان میں مذہبی تعصب و تنگ نظری کے خلاف متحد ہونا چاہیئے۔ اور ہر آن یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ متعصب و تنگ نظر انسان یا جماعت ہرگز کسی کی دوست نہیں۔ جن دنوں پاکستان میں تنگ نظروں نے جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں طرح طرح کے ظلم و ستم کا نشانہ بنانا شروع کیا تو مسلم فرقوں، یہاں تک کہ عیسائیوں نے بھی فرعونِ زمانہ ضیاء الحق کو اس "نیک کام" پر مبارکباد دی تھی۔ ان میں شیعہ بھی شامل تھے، ذکری بھی شامل تھے، عیسائی بھی شامل تھے۔ لیکن آج یہی فرقے سخت پریشان اور دکھی ہیں۔ اگر ہندوستان میں بھی تعصب و تنگ نظری کی جڑوں کو ثبات و دوام مل گیا تو پھر یہاں بھی تمام فرقوں کا یہی حال ہوگا۔ پس تنگ نظری کسی کی طرف سے بھی ہو، کسی پہ بھی ہو تمام لوگوں کو اس کے خلاف نہ صرف زبان کے ساتھ بلکہ دل و جان کے ساتھ متحد ہو جانا چاہیئے۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارا بھائی خواہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، اس کی مدد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ! مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے۔ ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ فرمایا، ظلم سے اس کے ہاتھوں کو روک کر۔ پس آج ضرورت اس امر کی ہے کہ پیار و محبت اور اخوت و برادری کی اس پاکیزہ تعلیم کو اپنائیں جس کا درس ہمارے رشیوں، منیوں، نبیوں اور اوتاروں نے دیا ہے۔

مامورِ زمانہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ موعودِ کل اقوامِ عالم نے قرآن و حدیث کی پاک تعلیم کی روشنی میں دنیا کے سامنے انسانیت کی بقاء کی جو سنہری تعلیم پیش کی ہے اسے بدر کے آئندہ شمارے میں ہم کسی قدر پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

(منیر احمد خادم)

"ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ سب سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی سچی اطاعت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ حفاظت کرتے ہیں جان اور مال ان کے ذریعہ امن میں ہیں۔ اور برادری کے ساتھ بھی نیک سلوک اور برتاؤ کرنا چاہیئے کیونکہ برادری کے بھی حقوق ہیں۔ البتہ جو متقی نہیں اور بدعات و شرک میں گرفتار ہیں اور ہمارے مخالف ہیں اُن کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ تاہم اُن سے نیک سلوک ضرور کرنا چاہیئے۔ ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو۔ جو دنیا میں کسی سے نیکی نہیں کر سکتا وہ آخرت میں کیا اجر لے گا۔ اس لئے سب کے لئے نیک اندیش ہونا چاہیئے۔ ہاں مذہبی اُمور میں اپنے آپ کو بچانا چاہیئے جس طرح پر طبیب ہر مریض کی خواہ ہندو ہو یا عیسائی یا کوئی ہو سب کی تشخیص اور علاج کرتا ہے۔ اسی طرح پر نیکی کرنے میں عام اصول کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواستِ دعا

اسیرانِ راہِ مولیٰ ایک عرصہ سے نہایت صبر سے پاکستان کی جیلوں میں قید و بند کی تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ ان کی باعزت رہائی، دینی و دنیوی ترقیات اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ادارہ)

مجالس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی ماہانہ رپورٹیں مطبوعہ رپورٹ فارم پر ہر ماہ کی دس تاریخ سے پہلے دفتر میں بھجوا دیا کریں۔

قائدِ عمومی مجلس انصار اللہ بھارت

خطبہ جمعہ

[illegible] اللہ کی توحید اور [illegible] کا پیغام [illegible]

[illegible] تمام تنظیمیں [illegible] اجتماعات [illegible]

نظام جماعت میں نئے آنے والوں کی تربیت کا ایک الگ شعبہ اس رنگ میں قائم ہو جائے جو پہلے نہیں تھا !!! —

از سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اجتماعات کے اعلانات کے سلسلہ میں پہلے تو ایک معذرت پیش ہے کہ لجنہ اماء اللہ [illegible] ہندوستان نے بھی گزشتہ مرتبہ یہ خواہش کی تھی کہ ان کے [illegible] اجتماع کا بھی اعلان کیا جائے مگر غلطی سے وہ نام پڑھا نہیں گیا ان کو اب اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔

کل سے جو اجتماع شروع ہے وہ مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی (پاکستان) کا اجتماع ہے جو ۲۸ اکتوبر سے شروع ہوا ہے اور آج ختم ہوگا۔

پھر انصار اللہ سٹیٹ گارٹ ریجن جرمنی کا اجتماع ہے جو ۳۰ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ سپین کا نواں جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور کل ۳۰ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ لجنہ اماء اللہ [illegible] کا سالانہ اجتماع ۳۰ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ لجنہ اماء اللہ ساؤتھ افریقہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ ہندوستان کے جنوبی صوبوں تامل ناڈو، آندھرا پردیش، کیرلہ اور کرناٹک کی [illegible] سالانہ کانفرنس ۳۱ اکتوبر سے یکم نومبر تک منعقد ہو رہی ہے۔

خدام الاحمدیہ پاکستان کا سالانہ اجتماع جو ۲۸ تا ۳۱ اکتوبر منعقد ہونا تھا حسب توقع اجازت نہیں ملی [illegible] وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کو بھی اور جلسہ یا اجتماع کمیٹیوں یا دیگر مرکزی تنظیموں کو اب عادت پڑ چکی ہے کہ انکار ہی جواب آئے گا اس لئے توقع امید کی شکل میں نہیں بلکہ مایوسی کی شکل میں ہوتی ہے اور معلوم ہے کہ وہ کیا جواب دیں گے۔

اس سلسلہ میں مَیں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ہو یا انصار اللہ یا لجنہ اماء اللہ ان کو اپنی ان مسلسل کوششوں میں ناکامی سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جلسہ سالانہ جب سے انہوں نے بند کیا اور ساتھ ہی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات بند کئے تو انہی

پابندیوں کا یہ فیض

ہے کہ اب ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عالمی اجتماعات اور عالمی جلسوں کی صورت میں دیکھ رہی ہے اس لئے یہ قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ ایک انسان کو ایک ایسی نیکی کا پھل ملتا ہے جسے کرنے کی توفیق ملتی ہے بعض دفعہ ایک نیکی نہ کرنا اس درد کی وجہ سے بہت بڑا ثواب بن جاتا ہے جس نیکی کی راہ میں کوئی مجبوری حائل ہو اور انسان کا دل بے قرار ہو کہ میں وہ نیکی کروں لیکن مجبوراً نہ کر سکے۔ بعض صورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ ایسی نیکیوں کا ثواب کی ہوئی نیکیوں سے بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک الٰہی اشارے کے تابع عمرہ اور حج کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ جاں نثاروں کا ایک بڑا قافلہ تھا حدیبیہ کے مقام پر جا کر آپ کو روک دیا گیا۔ وہ واقعہ بار بار جماعت کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے اس کی تفصیل میں تو میں نہیں جاتا لیکن یہ بات یاد دلانا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے صحابہ کی رائے اور اجتماعی خواہش کے خلاف اللہ کی رائے کو یعنی اللہ کے منشاء کو ترجیح دی اور باوجود اس کے کہ صحابہ کا بشدت اصرار تھا کہ ہم جانیں فدا کر دیں گے۔ مگر یہ حج ضرور ہوگا یا یہ عمرہ ضرور ہوگا لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے رضائے باری تعالیٰ کو فوقیت دی اور یہی ہونا تھا کہ اس کے سوا آپ سے اور کسی قسم کی توقع رکھی نہیں جا سکتی۔ آپ نے تمام صحابہؓ کی رائے کو رد کر دیا اس کے نتیجہ میں وہ عمرہ اور وہ حج جو نہیں ہو سکے ان کی جزا قرآن کریم میں ایسی بیان ہوئی ہے کہ جیسے دنیا میں کسی مقبول حج، کسی مقبول زیارت کی ایسی جزا نہیں دی گئی۔ فرمایا:

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

(سورۃ الفتح: آیت ۳)

کہ اے محمد! ہم تیرے اس فعل سے ایسا راضی ہوئے ہیں کہ تو نے ہماری خاطر ایک نیکی سے محرومی اختیار کر لی۔ یعنی نیکی کا فلسفہ یہ ہے کہ خدا کی خاطر کوئی چیز کی جائے اور دراصل اسی فلسفہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ خدا کی خاطر کسی نیکی سے رک جانا بعض دفعہ اس سے بھی بڑی نیکی بن جاتی ہے چنانچہ فرمایا کہ ہم تجھ سے یہ سلوک کرتے ہیں کہ تیری ماضی کی غلطیاں یا بشری کمزوریوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ایسی صورتیں جن سے تجھے تکلیف پہنچی ہو وہی معاف نہیں کی جاتیں بلکہ آئندہ ہمیشہ کے لئے تمام غلطیاں معاف کی جا رہی ہیں ایک ایسی نیکی کی یہ اتنی بڑی جزا ہے جو کی نہ جا سکی لیکن دنیا کی نظر میں جو نیکی نہیں کی جا سکی اگر نیت میں خدا ہی خدا ہو اور اس نیکی سے رکنا بھی خدا ہی کی خاطر ہو تو عملاً یہ نیکی شمار ہو جاتی ہے۔ پس مجلس خدام الاحمدیہ ہو یا انصار اللہ یا دوسری ذیلی تنظیمیں یا صدر انجمن جو اپنے جلسوں کی درخواستیں دیتی چلی جا رہی ہے اور ہر دفعہ مایوسی ہوتی ہے میں پاکستان کی ان تمام مرکزی تنظیموں کو متوجہ کرتا ہوں کہ آپ کی نیکی رائیگاں نہیں گئی۔ آپ جن جلسوں اور اجتماعات سے محروم کئے گئے ہیں اس محرومی کے نتیجہ میں یہ آپ کے درد کا فیض ہی ہے جو ساری دنیا میں تمام ہو رہے ہیں۔ ایک جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے کی کتنے احمدیوں کو توفیق ملا کرتی تھی اور ایک اجتماع پر کتنے احمدیوں کو حاضر ہونے کی توفیق ملا کرتی تھی اب دیکھیں ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے آگے [illegible]

گنا زیادہ احمدیوں کو بیک وقت مرکزی خطابات سننے کا موقعہ مل رہا ہے اور اسی طرح دیگر اجتماعات کا حال ہے لیکن ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ میں انڈونیشیا کو ایک ترکیب سمجھا دوں کہ اگر مجلس انصار اللہ خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو یہ توفیق ہو تو جس طرح جرمنی کے خدام نے اپنے خرچ پر اپنے اجتماع کو ساری دنیا کا اجتماع بنا دیا تھا اسی طرح آپ بھی کوشش کر لیں اگر توفیق ہو تو ان دنوں میں ہم یہاں آپ کی طرف سے سالانہ اجتماع منا لیا کریں گے۔ اور آپ اپنے ان مقررین کی ویڈیو بنا کر جن کو آپ شامل کرنا چاہتے ہیں (خواتین تو نہیں ہو سکتیں تھیں مگر باقی ہو سکتے ہیں) بھیج دیا کریں۔ چند ویڈیو آپکو مل سکتی اور ایک مرکزی تقریر میں کر دیا کروں گا تو اسی طرح آپ کا سالانہ اجتماع بجائے اس کے کہ ہر دفعہ یہ خیال ہو کہ نہیں ہوگا [illegible] نے روک دیا ہے آپ یہ کہنے کی بجائے یہ کہیں گے کہ ایک ڈپٹی کمشنر کیا ہزار ڈپٹی کمشنر بھی اس اجتماع کو روک نہیں سکتے جو خدا کی اجازت سے کیا جا رہا ہو اور جسے اللہ کی تائید حاصل ہو وہ ایک شہر کا ایک ملک کا اجتماع نہ ہو بلکہ ساری دنیا کا اجتماع بن جائے اسی طرح آپ کے اجتماع ساری دنیا میں عام ہو جائیں گے اور ابھی بھی اللہ کے فضل سے دیگر اجتماعات کے ذکر میں میں نے آپ کا ذکر بھی کر دیا ہے تو میرے نزدیک آپ بھی ان اجتماعات کی فہرست میں شامل ہیں۔ اور اسی طرح انصار اللہ اور لجنہ بھی شامل ہیں۔ ان سب کو

میری ایک نصیحت

یہ ہے کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر عالمی بیعت کے بعد میں نے نصیحت کی تھی کہ آپ اگلے تین ماہ تربیت کی طرف توجہ دیں۔ مجھے نہیں یاد کہ اس سے پہلے کبھی میرے خیال میں جماعت کی طرف سے بیعت کرنے والوں کے لئے اس قسم کی سکیم کا آغاز کیا گیا ہو کہ تمام دنیا میں باقاعدہ مسلسل منصوبے بنا کر ساری جماعتیں نو مبائعین کو اپنے اندر جذب کرنے کے لئے اور ان کی تالیف قلب کے لئے پروگرام بنائیں اور ان کی تربیت کریں اب جبکہ یہ وقت تقریباً ختم ہو چکا ہے تو جو رپورٹیں مل رہی ہیں ان سے اندازہ ہوا ہے کہ جس طرح عالمی بیعت کی تحریک ایک الٰہی تحریک تھی اسی طرح خدا کے فضل سے یہ تحریک بھی غیر معمولی طور پر برکت پا گئی ہے اور محسوس ہوا ہے کہ اس کی شدید ضرورت تھی اس لئے یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید سے ہی یہ تحریک دل میں ڈالی گئی اور از خود پیدا ہونے والا کوئی خیال نہیں ہے جن تجربات کی اطلاعیں ملی ہیں ان کو پڑھ کر جہاں بے حد خوشی ہوئی وہاں افسوس بھی ہوا کہ کاش ہم پہلے اس طرف توجہ کرتے تو بہت سے علاقوں میں احمدی ہونے والی جماعتیں رفتہ رفتہ ضائع نہ ہو جاتیں۔ شدت سے محسوس ہوا کہ جو بیعت کرتے ہیں ان کی تربیت کا تو آغاز ہوتا ہے یہ سمجھ کر کہ احمدی ہو گئے ان کو اپنے حال پر چھوڑ دینا بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ ہر ملک میں مختلف قسم کی رسوم رائج ہیں مختلف قسم کی مذہبی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں چھوٹے چھوٹے مسائل میں بھی اور بڑے بڑے مسائل میں بھی جب تک باقاعدہ مستقل رابطہ کر کے ان کی تربیت کا انتظام نہ کیا جائے تو بعض غلطیاں ایسی جڑ پکڑ جاتی ہیں کہ پھر ان کا اکھیڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب میں [illegible] دورہ پر گیا تھا تو بعض پرانی جماعتوں میں جہاں کثرت سے پیدائشی طور پر احمدی موجود تھے وہاں بھی بعض ایسی پرانی بد رسمیں پائی گئیں جن کے متعلق مجھے حیرت ہوئی کہ پہلے کیوں انہیں نہیں اکھیڑا گیا لیکن وہ ان کے اندر اس طرح گہری داخل ہو چکی تھیں اور احمدیت میں رہتے ہوئے ان جڑوں کو قائم رہنے دیا گیا جس کا نقصان یہ ہوا کہ ان کے ساتھ مجھے بھی بہت سر کھپائی کرنی پڑی، بہت سمجھانا پڑا اور پھر بالآخر بڑی مشکل سے وہ پرانے فرسودہ خیال ان کے دلوں سے نکلے تو ابھی جو دورے کئے گئے ہیں ان کی طرف سے رپورٹیں ملی ہیں کہ ہم تو دیکھ کر لرز گئے کہ اگر ہم ان کو چھوڑ دیتے تو وہی بیماری [illegible] کا شکار ہونا تھا۔ ایمان تو لے آئیں لیکن بعض بد رسمیں، بعض [illegible] والے خیالات بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کو وہ ایسی اہمیت دیا کرتے جن کی دین میں کوئی گنجائش ہی نہیں وہ اسی طرح [illegible] تھے یعنی یہ خیالات یہ بد رسمیں یہ پست اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو اہمیت دینے کا رجحان اسی طرح موجود تھا چنانچہ ان جماعتوں نے بھی اللہ کے فضل سے حیرت انگیز کام کیا ہے اور ان دنوں جماعتوں کی کایا پلٹ گئی ہے

پھر میں نے یہ تحریک کی تھی کہ احمدی ہونے والوں کے لیڈروں کو اپنے پاس بلائیں اور ان کو سکھائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے تربیت کا یہی طریق سکھایا ہے کہ کیوں نہ ہر علاقہ سے جہاں اسلام پھیلتا ہے ایک فرقہ مرکز میں نہیں پہنچتا۔ پہنچنا چاہئے وہاں پہنچیں۔ تفقہ فی الدین حاصل کریں اور پھر واپس جائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ایمان لانے والوں پر صادق آنے والا کلام ہے۔ غیروں سے تو خطاب نہیں کیا جا رہا۔ قرآن کریم نے تو چودہ سو سال پہلے خوب کھول کر سمجھا دیا تھا کہ جہاں جہاں اسلام پھیلے گا اس پر اطمینان نہ کر لینا لازم ہے کہ ان کے نمائندے مرکز میں پہنچیں اور تربیت حاصل کریں اور پھر واپس جا کر اپنی قوم کو دین سکھائیں پس اس پہلو سے یہ سلسلہ بھی اللہ کے فضل سے بہت سے ممالک میں جاری ہوا اور اس کے بہت ہی نیک نتائج ظاہر ہوئے لیکن جہاں جہاں ابھی یہ کام نہیں ہو سکے ہیں

ذیلی تنظیموں کو خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں

کہ وہ تربیت کے معاملے میں جماعتوں کا ہاتھ بٹائیں۔ اپنے افراد کو پیش کش کریں اور افراد تربیت کے سلسلہ میں جو حصہ ان کے سپرد کریں وہ اس میں آگے بڑھ کر شوق سے حصہ لیں اور اپنے اجتماعات میں نو مبائعین کو لازماً ضرور شامل کیا کریں اور ان کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کے اوپر کچھ ذمہ داریوں کے بوجھ ڈالنے شروع کریں جو شروع میں شاید بوجھ لگیں پھر بہت ہلکے محسوس ہوں گے ان کو نظام کا باقاعدہ حصہ بنائیں۔ اگر آپ اس طرح انجذاب یعنی جذب کرنے کا کام کریں گے تو دیکھتے دیکھتے یہ ایک صالح خون کی طرح آپ کے پاک وجود کا حصہ بن جائیں گے اگر ایسا نہیں کریں گے تو نظام از خود دھکا دے کر ان کو باہر جانے گا اور جو وجود نظام میں جذب نہ ہو سکے، ہضم نہ ہو سکے اگر اسے نظام باہر نکالے تو وہ نظام فاسد ہو جاتا ہے۔ یہی قرآن کریم سے روحانی نظام کے متعلق پتہ چلتا ہے اور یہی جسمانی نظام کا حال ہے جو ساری دنیا دیکھ رہی جانتی ہے ہم جو کھاتے ہیں اس کا صالح حصہ ہمارے خون میں جاتا ہے جذب ہوتا ہے اور ہمارے وجود کا حصہ بنتا ہے جو چیز فساد کا موجب بن سکتی ہو یعنی نظام جسمانی کے لئے خلل کا موجب بن سکتی ہو اس میں خرابی پیدا کر سکتی ہو اس کو تمام وہ اعضاء جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے قائم فرمائے ہیں باہر نکال دیتے ہیں اگر باہر نکالنے کا سلسلہ از خود نہ ہو تو سارا جسمانی نظام فاسد ہو جاتا ہے پس یہ بھی ضروری ہے کہ جب آپ تربیت کرتے ہیں تو ان میں سے جو صالح اور قائم رہنے والے اور پاک طینت لوگ ہیں وہ از خود آپ کے وجود کا حصہ بنتے چلے جائیں گے اور وہ جو کجی رکھتے ہیں اور غلطی سے جلد بازی میں آ گئے وہ اسی تربیت کے دوران آپ سے آرام سے الگ ہو جائیں گے اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کون آپ کا ہے اور کون آپ کا نہیں ہے اور جتنے الگ ہوں گے ان کے بدلے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان سے بہتر زیادہ صالح تم سے زیادہ پیار کرنے والے اور زیادہ قربانیاں کرنے والے لوگ میں تمہیں دوں گا اور کثرت سے

دوں گا۔ پس تربیت کے اس نظام کو اگر پوری طرح عملی جامہ نہیں پہنایا گیا تو یہ نہ سمجھیں کہ تین مہینے ہو چکے ہیں اس لئے یہ بات اب آئی گئی ہو گئی۔ یہ بات اُس وقت تک آئی گئی نہیں ہوگی جب تک کہ سب نو مبائعین کی تربیت کا کام اس حد تک پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ جاتا کہ وہ باقاعدہ نظام کا حصّہ بن جائیں۔ اس ضمن میں جماعتوں کو میں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے ذیلی تنظیموں سے استفادہ کریں اور ان پر کچھ ذمہ داریاں ڈالیں اور وہ پھر اس کام کو مستقل جاری رکھیں اور اس کے لئے ایک مرکزی ٹیم الگ بنا دیں جو تبلیغی کاموں کے علاوہ خالصۃً اسی کام کے لئے وقف رہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ تربیت کے لئے مقرر فرمانا چاہتا ہے ان کا ایک الگ گروہ کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔ کیوں نہ ہر قوم سے ایک ایسا فرقہ مرکز میں نہیں آتا جو خالصۃً تربیت کے کام کو تجھ سے جا کر سے گا۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ ۳ مہینہ کے لئے تربیت کا نظام تو ہنگامی نظام تھا۔ تین مہینے کے بعد سارا سال بلکہ سال ہا سال ہمیشہ کے لئے یہ قرآن کا بیان فرمودہ ایک جاری نظام بن جائے جس کو ہم اس طرح اختیار کر لیں کہ نظام جماعت کا ایک اٹوٹ انگ ہو جائے۔ ایک ناقابلِ جُدا حصّہ بن جائے۔ نظام جماعت میں نئے آنے والوں کی تربیت کے لئے ایک الگ شعبہ اس رنگ کا قائم ہو جائے جو پہلے نہیں تھا۔ اصلاح و ارشاد تو ہے۔ تربیت کے سیکرٹری بھی ہیں۔ تربیت کے مختلف ادارے موجود ہیں لیکن میں جس بات کا ذکر کر رہا ہوں وہ خصوصیت سے نو مبائعین کے حوالے سے کر رہا ہوں اور اس پہلو سے اب ہمیں مستقلاً ایسے شعبہ کے قیام کی ضرورت ہے۔ اور اصل پیمانے پر اس نظام کو جاری کرنا ضروری ہے کیونکہ میں اللہ کے فضل کے ساتھ یہ دیکھ رہا ہوں کہ اب ہماری تبلیغی کوششوں کو کثرت سے پھل لگنے والے ہیں۔ گزشتہ سال جو واقعہ ہوا ہے یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ آئندہ زمانوں کے حالات کا ایک پیش خیمہ ہے۔ آئندہ کیا ہونے والا ہے اس کی خوشخبری دینے والا واقعہ تھا۔ پس اللہ کی تائید کی ہوائیں لوگوں کو احمدیت میں داخل کرنے کے لئے چل پڑی ہیں اور انہیں سنبھالنے کے لئے تیاری کرنا انتہائی ضروری ہے ورنہ یہ لوگ جو بغیر تربیت کے پڑے رہیں گے خود بھی نقصان اٹھائیں گے اور آپ کو بھی نقصان پہنچائیں گے۔ اور آپ کے اندر بھی غلط رسمیں جاری کر دیں گے۔ اسلام سے ہٹی ہوئی عادات اپنے ساتھ لے کر آئیں گے اور کئی قسم کی بدیاں ہیں جو ان کے ساتھ داخل ہو جائیں گی اس لئے لازم ہے کہ نئے آنے والوں کو پہلے QUARANTINE میں رکھا جائے۔ ان کی تربیت کی جائے ان کے جسم دھوئے جائیں۔ ان کو ہر قسم کے گند سے صاف کیا جائے اور پاک صاف وجود بنا کر نظام جماعت کا حصّہ بنایا جائے۔

اب میں واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو گزشتہ کئی خطبات میں جاری ہے۔

تبتّل کے متعلق میں یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بار بار موت کا ذکر فرمایا ہے کہ مر جاؤ لیکن جہاں جہاں اس موت کا ذکر فرمایا ہے وہاں زندہ ہونے کا ذکر بھی ہے۔ زندہ ہونے کے لئے مرو کیونکہ موت کے بغیر ایک نئی زندگی مل نہیں سکتی اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موت کہتے ہیں وہی تبتّل ہے۔ تبتّل کا دوسرا نام ہے۔ بعد لیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اُو پئے دلدار از خود مُردہ بُود　　　از پئے تریاق زہرے خوردہ بُود

کہ دیکھو وہ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کلام آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی فضیلتوں کے بیان میں ہے اور آپ کے عشق میں یہ ترانہ گایا جا رہا ہے تو کہتے ہیں کہ اُو پئے دلدار از خود مُردہ بود کہ وہ اپنے محبوب کی خاطر اپنے وجود سے خود کھو یا گیا۔ اپنے اوپر موت وارد کر لی۔ از پئے تریاق زہرے خوردہ بُود۔ تریاق حاصل کرنے کی خاطر زہر کھا گیا۔ کیسا پیارا کلام ہے۔ ایک کیسا عمدہ بیان ہے کہ اس لئے کہ تریاق ملے اُس نے زہر کھا لیا یعنی وہ حالت اختیار کر لی جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لازماً تریاق دینا ہی دینا تھا۔

؎ تا نہ نوشد جام ایں زہرے کسے　　　کے رہائی یابد از مرگ آں خسے

کہ جب تک کوئی یہ زہر خود نہ کھائے اُسے "کے رہائی یابد از مرگ آں خسے"۔ انسان جو خس و خاشاک سے بے حیثیت ہے اسے اس موت سے رہائی مل کیسے سکتی ہے۔ پس یہاں موت اور موت سے رہائی کا مضمون اکٹھا بیان فرمایا ہے یعنی ایک موت سے رہائی کے لئے ایک موت اختیار کرنی پڑتی ہے۔

؎ زیرِ ایں موت است پنہاں صد حیات　　　زندگی خواہی بخور جامِ ممات

زیرِ ایں موت: اس موت کے نیچے سینکڑوں زندگیاں پنہاں ہیں۔ زندگی خواہی: تو زندگی کا خواہاں ہے۔ زندگی چاہتا ہے "بخور جامِ ممات: موت کا جام پی لے۔ اسی میں زندگی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"توحید کا نور اپنی پوری شان کے ساتھ اس وقت تک انسان میں چمک نہیں سکتا جب تک اُس سے پہلے آفاقی معبودوں کی نفی نہ ہو جائے۔۔۔۔"

یعنی تبتّل کے مضمون کو اس رنگ میں بیان فرما رہے ہیں کہ ایک توحید تبتّل کے بعد ہے۔ ایک توحید تبتّل سے پہلے ہے۔ توحید کو اختیار کرتے ہو تو تبتّل کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ خدا کی خاطر دنیا چھوڑنی ہو تو اس سے پہلے توحید کی ضرورت ہے مگر فرمایا کہ ایک توحید تبتّل کے بعد جلوہ گر ہوتی ہے۔ وہ ایک عظیم الشان توحید کا تصور ہے۔ جس کی کوئی مثال نہیں ہے فرماتے ہیں:

"۔۔۔۔۔توحید ایک نور ہے

جو آفاقی و انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرّے ذرّے میں سرایت کر جاتا ہے۔ پس وہ بجز خدا اور اس کے رسول کے ذریعہ محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

یہاں ان لوگوں کے لئے ایک خوشخبری ہے جو سمجھتے ہیں کہ تبتّل کا مضمون اتنا مشکل ہے کہ اس کو سننے اور سمجھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ ہم میں تبتّل کی طاقت ہی نہیں ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تبتّل کی طاقت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی کو بھی نہیں مل سکتی۔ گزشتہ سے پیوستہ جمعہ پر کسی جمعہ سننے والے احمدی نے ایک عجیب تبصرہ کیا۔ اُس نے کہا کہ آج تبتّل کا مضمون سننے کے بعد مجھے تو یوں لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے سوا اور کوئی بھی احمدی نہیں رہا۔ وہی احمدی کہلا سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو فرماتے ہیں کہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اُن کا یہ فقرہ ایک دلچسپ تبصرہ تو ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ خلفاء بھی اللہ تعالیٰ کی تائید کے سوا کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ انبیاء ایسا تائید یافتہ گروہ ہے جن کے متعلق ہم اب گستاخی نہیں کر سکتے لیکن خلفاء کا یہ حال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جانِ جانِ آفریں کے سپرد فرما رہے تھے تو بے قرار ہو کر بستر پر تڑپ تڑپ کر یہ کہہ رہے تھے کہ لَا لِیْ وَلَا عَلَیَّ۔ لَا لِیْ وَلَا عَلَیَّ: اے میرے اللہ! میں نیکیوں کا حساب نہیں مانگتا۔ میری غلطیوں سے درگزر فرما دے۔

پس اس لئے یہ کہنا بھی درست نہیں کہ خلفاء بھی اس مقام پر جا پہنچے ہیں جہاں وہ سمجھیں کہ پہنچ گئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بخشش کے لئے ایک بے قرار دل چاہئے جو ہر وقت ہر آن ترساں رہے۔ خدا سے خوف زدہ رہے اور جانتا ہو اور یہ حقیقت ہے کہ خیر وہ صحیح جانتا ہے کہ میرے اعمال اس لائق نہیں ہیں کہ خدا کے حضور قبول کئے جائیں۔ وہ بخش دے۔ رحمت سے درگزر فرما دے اور قبول فرمائے تو اس کی رحمت کی شان ہے ورنہ حقیقت میں ایسا حقدار نہیں ہوں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں تبتّل کی تعریف کرتے ہوئے ایسا جلالی کلام فرمایا ہے کہ اس کو سُن کر انسان لرز اُٹھتا ہے اور ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ میں بھی جماعت سے باہر نکل گیا لیکن ساتھ دلداری بھی فرمائی ہے۔ طریق بھی سکھائے ہیں کہ کس طرح انسان اپنی کمزوریوں کے باوجود خدا کی درگاہ میں قبولیت کا درجہ پا لیتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔۔ پس وہ بجز خدا اور اس کے رسول کے ذریعہ کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کا وسیلہ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف تمکو توحید تمہیں اپنے ذرّے ذرّے کو خدا کی خاطر فنا کر دینے کا یہ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔" انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کر دے یہ بھی بڑا مشکل کام ہے۔ فرمایا تو یہ ہے کہ صرف یہ کام ہے۔ حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو یہاں دکھائی دیتا ہے کہ صرف اتنی سی بات ہے جو خود عاجز موت وارد کر لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کو پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف بھی بڑا ہی مشکل کام ہے۔ میں نے تو اکثر جگہ خودی کو ان لوگوں کی ہلاکت میں کار فرما دیکھا ہے۔ اتنی خطرناک چیز ہے کہ ہر جگہ خودی خودی خودی ہے۔ پتہ نہیں اقبال کے دماغ میں کونسی خودی گھسی ہوئی تھی کہ جس کے نتیجہ نہ کہا تھا کہ ؎

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

خودی کا وہ تصور جو قرآن نے پیش فرمایا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے پیش فرمایا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلم اٹھایا وہ خودی تو مہلک ہی مہلک ہے اور اس کو ایسے مٹا دینا چاہیئے جیسے وجود ہی کوئی نہ رہے۔ فرماتے ہیں۔

"...... خودی پر موت وارد کر دے۔

اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے ......"

امر واقعہ یہ ہے کہ خودی شیطانی نخوت ہے اور شیطانی نخوت کہنا اس لئے بہت موزوں ہے کہ شیطان سے متعلق قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی جگہ سے حملہ کرتا ہے جہاں سے تمہیں خبر نہ ہو اور خودی کا حملہ ہمیشہ ایسی جگہ سے ہوتا ہے کہ انسان کو خبر نہیں ہوتی۔ متکبر لوگ' اپنی انا اور نفس کی خاطر نیکیاں دکھانے والے' اپنے نفس اور انا کی خاطر دوسروں پر تنقید کرنے والے' نظام سے باغی ہونے والے وغیرہ وغیرہ بے شمار گروہ ہیں جو خودی کے مارے ہوئے ہیں اور ان کو پتہ ہی نہیں۔ ان سے حال پوچھیں تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں' یہ تو سب نیکی کی باتیں ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ "اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے" یہ خودی کے مضمون پر بہت ہی عمدہ تبصرہ ہے کہ یہ شیطانی نخوت ہے اس سے نجات حاصل کرنا لازم ہے۔ فرمایا: شیطانی نخوت کس طرح اس کو لاحق ہو جاتی ہے اس کی چند مثالیں دی ہیں۔ فرمایا

"...... اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے کہ میں علوم میں پرورش یافتہ ہوں ......"

بعض جاہل لوگوں کا تکبر بھی وہ خودی ہے جو خدا کی درگاہ میں رد ہو جاتی ہے۔ پس کوئی انسان یہ سمجھے کہ میں علوم میں پرورش یافتہ ہوں اور میرا اس سے نجات ہے میں سب سے بڑا ہوں۔ یہ بات بھی اسے سب سے چھوٹا کر کے چھوڑتی ہے۔ پھر فرمایا:

"...... ایک جاہل کی طرح اپنے تئیں تصور کرے اور دعا میں لگا رہے ......"

عالم ہو کر اپنے آپ کو جاہل سمجھے۔ اس سلسلہ میں یہ بات میں ضرور سمجھانا چاہتا ہوں کہ "عالم ہو کر" کے جو لفظ میں نے کہے ہیں ان کے اندر ایک خامی ہے۔ اس بیان میں ایک خامی چھپی ہوئی ہے۔ سچا عالم جب اپنے علم پر غور کرتا ہے اور ساری کائنات پر اور دیگر علماء کے حال پر اور ان علوم کے بے شمار دائرہ پر جن سے وہ کلیۃً بے بہرہ ہے اور پھر ہر عالم کے اس بنیادی نقص پر کہ کسی عالم کا علم بھی کامل نہیں ہوتا اور بڑے سے بڑا عالم بھی علم کے میدان میں ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے اور پھر وہ خدا پر نظر ڈالے اور عالم الغیب والشہادہ کے مقام پر نظر ڈالے تو دنیا میں کوئی ایسا عالم نہیں ہے جو یہ کہے کہ میں عالم ہو کر پھر گر رہا ہوں۔ وہ حقیقت میں اپنے آپ کو ضرور جاہل سمجھے گا۔ اور اس وقت سچا عجز پیدا ہوتا ہے۔ بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہیں تو ہم عالم لیکن عجز کی خاطر کہتے ہیں کہ جی! ہمارے پاس علم کہاں ہے۔ ہم تو لاعلم لوگ ہیں۔ ان کا وہ لاعلم بننا عجز نہیں ہوتا بلکہ دکھاوا کیا جاتا ہے۔ جس طرح بعض امیر کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو بس مزدور ہیں۔ دو روٹی کمانے والے ہیں حالانکہ لکھ پتی ہوتے ہیں۔ ان کا یہ انداز بیان بھی ایک فخر رکھتا ہے کہ ہم کیا ہیں' ہم تو ایک معمولی مزدور' روٹی کمانے والے ہیں اور ان کے لاکھوں کروڑوں روپے جمع ہوتے ہیں تو علم کے ساتھ یہ حرکت کی جائے یا دولت کے ساتھ یہ حرکت کی جائے بنیادی طور پر انسان کی جو انا ہے وہ اسے یہاں بھی دھوکہ دے رہی ہے۔ یہ بھی شیطانی نخوت ہے۔ سچا عجز وہ ہے جو حقیقت پر مبنی ہو اور انسان اگر گہری فراست کے ساتھ اپنی یافت پر غور کرے' جو کچھ وہ حاصل کر چکا ہے اسے پیمانے پر رکھے تو اسے معلوم ہوگا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ کوئی حیثیت نہیں۔ پھر وہ سچا عجز پیدا ہوتا ہے جس کے بعد دعاؤں میں جان پڑ جاتی ہے۔ طلب میں ایک قوت پیدا ہو جاتی ہے ورنہ آپ منہ سے انکار کر رہے ہوں کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ اے خدا! میں تو کچھ بھی نہیں رہوں اور دل کہہ رہا ہو کہ کافی کچھ ہو۔ محض خدا کی خاطر گر رہے ہو تو دعاؤں میں جان کہاں سے پڑے گی۔

دعاؤں میں جان تو خطرے کے مقام سے پڑتی ہے

ایک آدمی جو چھت سے گر رہا ہو اس کی گرتے وقت کی جو چیخ ہے وہ اور قسم کی چیخ ہے اور محض بناوٹ سے چیخ مارنا بالکل اور بات ہے۔ ایک بچے پر ایک درندہ جھپٹ رہا ہو تو اس کی جو چیخ ہے وہ بالکل اور نوعیت کی ہے اور عام حالات میں بچے کا چیختا رہنا اور ہے۔ اگر ماں بچے کی وہ چیخ سن لے جو حقیقی خطرے کے وقت دل سے نکلتی ہے تو ماں اپنی جان اپنا سارا وجود اس خطرے میں جھونک دے تاکہ اس بچے کو بچالے۔ پس دعا میں قوت پیدا کرنے کے لئے یہ مضمون سمجھنا ضروری ہے۔ اپنے عجز کو حقیقی بنائیں اور آپ کا عجز حقیقی ہی ہے۔ ہم سب کا عجز حقیقی ہے۔ اگر ہم اس کو پالیں اگر اپنے وجود کی حقیقت کو سمجھ جائیں تو ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔ حقیقت میں ذلیل کیڑوں سے بڑھ کر ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے اور خدا نے جو عزتیں دی ہیں محض اس کی پردہ داریاں ہیں اور اس کی رحمت ہے جس کی چادر نے ہمیں لپیٹا ہوا ہے۔ ورنہ حقیقت میں انسان خدا کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس حیثیت سے اپنے گرد و پیش کے حالات کو سوچا کرے اگر دعا میں انکار ہے تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"توحید کا نور خدا کی طرف سے اس پر نازل ہوگا اور ایک نئی زندگی اس کو بخشے گا۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۸)

یہ وہ توحید ہے جو نئی زندگی بخشتی ہے کیونکہ سب کچھ کی نفی جو ہو گئی۔ تب توحید تام ہوتی ہے۔ اگر ساری کائنات کی نفی کر دیں اور اپنے وجود کو قائم رکھیں تو توحید کیسے ہو جائے گی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بہت گہرے معنے رکھتا ہے اسے محض سرسری طور پر نہ پڑھیں۔ ہر انسان کہتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں لیکن وہ سوچتا نہیں کہ گرد و پیش کی نفی تو کر رہا ہے لیکن کہنے والا اپنی بھی نفی کرتا ہے کہ نہیں اور اپنی نفی کرنا سب سے بڑا مشکل کام ہے۔ یہ نفی جگہ جگہ کرنی پڑتی ہے۔ روزمرہ زندگی میں بے شمار قدم ایسے اٹھانے پڑتے ہیں جہاں یہ مضمون آپ کے سامنے ایک تنبیہ کے طور پر آ کھڑا ہوتا ہے اور آپ سے پوچھتا ہے کہ اپنی نفی کر کے یہ قدم اٹھاتے ہو یا خدا کی مرضی کے علاوہ ایک الگ قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تبتّل کے مضمون کو ہجرت کے طور پر بیان فرماتے ہیں اور حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تبتّل کو ہی اور موقعہ پر ہجرت کے رنگ میں ہی بیان فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔"

(بخاری۔ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بخاری۔ کتاب الایمان والنذور باب النیۃ فی الایمان۔
مسلم۔ کتاب الامارۃ باب انما الاعمال بالنیات)

اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ دیکھو! اعمال کی بنیاد نیتوں پر ہے۔ پس دوسروں سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کی طرف چلنا یہ حقیقی ہجرت ہے اور اس ہجرت کا آغاز نیت سے ہوگا ورنہ تمہارا خدا کی طرف تمام حرکتیں ایک غلط فہمی کا نتیجہ ہوں گی۔ تم سمجھ رہے ہو گے کہ تم خدا کی طرف جا رہے ہو لیکن فی الحقیقت کسی اور وجود کی طرف چل رہے ہو گے۔ اتنی عظیم الشان حدیث ہے کہ زندگی کے ہر عمل پر اور عمل سے پہلے ہر نیت پر یہ نگران بن گئی ہے اور ہماری کمزوریوں کی طرف اشارہ فرما رہی ہے اور متنبہ کر رہی ہے کہ تمہیں کن کن باتوں میں توجہ کے ساتھ اور غور اور فکر کے ساتھ اپنی نیتوں کا تجزیہ کرنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے کہ تمہاری نیتیں سچی ہیں یا جھوٹی ہیں۔ فرمایا: فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہے جس نے خدا اور رسول کی خاطر دنیا چھوڑی ہے وہ تو انہی کی طرف رہے گی۔ یہ تو سادہ سی بات ہے۔ لیکن وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا: جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہے وہ دنیا کو پالے گا۔ اَوِ امْرَاَۃٍ یَنْکِحُھَا: یا عورت کی طرف ہے تو اس سے وہ نکاح کر لے گا۔ فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ: پس اس کی ہجرت وہی شمار ہوتی ہے جس کی نیت سے وہ چلا ہے۔ پس ان دو باتوں کا کیا تعلق ہے کہ جس کی ہجرت اللہ کی طرف ہے وہ اللہ کی طرف ہوگی۔ مراد یہ ہے کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تمہاری ہر ہجرت اسی طرف ہے جس طرف تم بظاہر سمجھتے ہو یہ شرط لاحق

ہے کہ عین ممکن ہے تم سمجھ رہے ہو کہ خدا کی طرف جا رہے ہو لیکن مقصد دنیا کی کوئی اور چیز ہو پس تم دنیا کی چیز تو پالو گے لیکن خدا کو نہیں پا سکو گے۔ اگر ہجرت خالصۃً اللہ کے لئے ہو گی تو دنیا پر ٹھہرو گے نہیں۔ رستہ میں دنیا بھی پا سکتے ہو مگر اصلی مقام تک پہنچو گے یعنی خدا جس کی طرف تم ہجرت کر رہے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یقیناً میری مثال ایک ایسے شخص کی مثال ہے جس نے محبت کو ہر چیز پر چن لیا ہو اور خدا کی طرف پورا جھک گیا ہو اور قرب کے میدانوں میں سعی کرتا ہو ......"

یعنی خدا تعالیٰ جہاں جہاں ملتا ہے وہاں کوشش کر کے تیزی سے قدم اٹھا رہا ہو ..... اور اس کے ملنے کے لئے وطن سے دوری اختیار کی ہو اور وطن کی مٹی کو اور ہم عمروں کی صحبت کو چھوڑا ہو اور اپنے

محبوب کے شہر کا قصد

کیا ہو اور چلا ہو۔ (تحفہ بغداد صفحہ ۱۵)

تبتل الی اللہ کی کیسی پیاری تصویر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی وطن میں رہتے تھے جہاں پیدا ہوئے انہی لوگوں میں پرورش یافتہ تھے جن کے ساتھ آپ نے عمر گزاری اور ظاہری طور پر ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا مگر آپ کا دل گواہ تھا اور اس عبارت کا ایک ایک لفظ گواہ ہے کہ آپ سچے ہیں اور بار بار خدا کی خاطر ان سب چیزوں کو خیر باد کہنا پڑا ہے۔ ان سے رخصت ہونا پڑا ہے کیونکہ دل ہمیشہ اللہ کی طرف مائل رہا ہے۔ جہاں ان چیزوں کا قرب خدا تعالیٰ سے دور کرنے کا موجب بن سکتا تھا وہاں ہر دفعہ نیت میں آپ نے ان چیزوں کو چھوڑ دیا اور خدا کی طرف مائل ہو گئے۔

تبتل کا یہ وہ سفر ہے جو زندگی بھر انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں پھر دراصل توحید کا وہ نور حاصل ہوتا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا حال بچپن سے یہی تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ تبتل یافتہ تھے۔ آپ کی فطرت میں تبتل الی اللہ تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد صاحب نے علاقہ کے ایک سکھ زمیندار کو ایک دفعہ یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آج کل ایک ایسا بڑا افسر برسر اقتدار ہے جس کے ساتھ میرے تعلقات ہیں۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں تمہاری مرضی کی بہت اعلیٰ نوکری دلا سکتا ہوں۔ یہ سکھ دوست جو ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلاش میں گئے اور آخر ان کو ڈھونڈ کر یہ پیغام دیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا کہ حضرت والد صاحب سے عرض کر دیں کہ میں ان کی محبت اور شفقت کا ممنون ہوں مگر میری نوکری کی فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں۔

یہ سکھ زمیندار حضرت دادا صاحب[1] کی خدمت میں حیران و پریشان ہو کر واپس آیا اور عرض کیا کہ آپ کے بیٹے نے تو یہ جواب دیا ہے کہ "میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"۔ شاید وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جواب کی اہمیت کو نہ سمجھتا تھا مگر دادا صاحب کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی۔ کچھ دیر خاموش رہ کر فرمانے لگے۔ "اچھا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ میں نوکر ہو چکا ہوں؟ تو پھر خیر ہے۔ اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا"۔ (سیرت المہدی حصہ اول۔ جو تقریر میاں از مرزا بشیر احمد صاحب ؓ)

ایک دفعہ ایک بڑے رئیس نے ہمارے دادا صاحب سے پوچھا (آپ کے دادا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ہی تھے) کہ سنتا ہوں کہ آپ کا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے مگر ہم نے اسے کبھی دیکھا نہیں۔ دادا صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہاں میرا ایک چھوٹا لڑکا تو ہے مگر وہ تازہ شادی شدہ دلہنوں کی طرح کم ہی نظر آتا ہے۔ اگر اسے دیکھنا ہو تو مسجد کے کسی گوشہ میں جا کر دیکھ لیں وہ تو مسیتڑ ہے"۔

(سیرۃ المہدی و تذکرۃ المہدی و سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تبتل آغاز ہی سے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہبی یافتہ تبتل تھا۔ ایک فطرت ثانیہ بن چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

[1] یہ روایت چونکہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے کی ہوئی ہے۔ اس لئے جب وہ دادا کہتے ہیں تو مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد نہیں جو حضرت مرزا میاں بشیر احمد صاحب اور ہمارے والد کے والد یعنی دادا بنتے تھے۔ پس جہاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ان کو دادا کہتے ہیں[2]

فرماتے ہیں کہ

"میں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلایا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلایا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لاانتہا موت سے بڑھ کر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے"۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۸ صفحہ ۶ پرچہ ۱۷ر مئی ۱۹۰۲ء)

پھر نصیحت کے رنگ میں ہمیں فرماتے ہیں ؎

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل ★ ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو ★ دوزخ ہے یہ مقام یہ بستاں سرا نہیں

پس وہ لوگ جو دنیا سے لگا کر اسی دنیا کی محبتوں میں منہمک ہو جاتے ہیں ان کی زندگیاں اس بات کی گواہ ہیں کہ ان کی موت ہمیشہ بے اطمینانی کی موت ہوتی ہے۔ انہیں زندگی سے کبھی سچی طمانیت نہیں ملتی کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ الرعد: آیت ۲۹)

خبردار! سچی طمانیت دلوں کو صرف اللہ کے ذکر سے ملے گی۔ کیونکہ اسی ذکر کی خاطر یہ دل پیدا کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں ؎

ہر چہ غیرِ خدا بخاطر تست ★ آں بتِ تست اے بایماں سست

پُر حذر باش زیں بتانِ نہاں ★ دامنِ دل زدستِ شاں برہاں

کہ "ہر چہ غیرِ خدا بخاطر تست" اے سست ایمان والے خدا کا ہر وہ غیر جو تیرے دل میں ہے یہ تیرے دل کا ایک بت ہے" پُر حذر باش زیں بتانِ نہاں" تجھ پر لازم ہے کہ ان چھپے ہوئے بتوں سے خوفزدہ رہو۔ ان سے بچ کر رہو۔ "دامنِ دل زدستِ شاں برہاں" اپنے دل کا دامن ان کی قید سے چھڑا دو اور آزاد ہو جاؤ۔

پس تبتل کا یہ معنی ہے کہ

اپنے دل کے مخفی بتوں سے انسان رہائی پائے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا انسان اس دنیا میں اس طرح مر جائے کہ دنیا کے آرام اور دنیا کی نعمتوں اور دنیا کی لذتوں سے کلیۃً کنارہ کش ہو جائے اور ایک فقیر کا کمبل اوڑھ کر اس دنیا سے الگ ہو جائے تو یہ درست نہیں ہے۔ مقام تبتل اس مقام سے زیادہ مشکل ہے جس مقام میں فقیر دنیا سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور علیحدگی اختیار کر جاتے ہیں۔ تبتل کا مطلب ہے اس دنیا میں رہنا۔ اس کے ساتھ ساتھ چلنا، ہر روز اس کی لذتوں اور کشش سے آزمائے جانا اور ہر لمحہ اس بات پر نگران ہونا کہ یہ تمام لذتیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے مقابل پر ہیچ ہیں۔ جہاں یک سے اس دوراہے پر آؤں گا کہ جہاں ایک طرف یہ لذتیں ہوں اور دوسری طرف خدا کی محبت ہوگی تو ان لذتوں کو اس طرح ترک کر دوں گا جیسے ایک بدبودار مُردار کو چھوڑ کر انسان الگ ہو جایا کرتا ہے۔ یہ تبتل کی وہ روح ہے ورنہ حقیقت میں دنیا کی زینتیں، اچھے لباس، اچھا کھانا، اچھا پینا مومنوں پر حرام نہیں ہے بلکہ قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ

اے محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم! تو اعلان کر دے کہ کون ہے جس نے اللہ کی زینت کو حرام قرار دیا ہے، وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے۔ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ: ماکولات یعنی کھانے پینے کی چیزوں میں سے جو اچھی چیزیں ہیں وہ ساری کی ساری قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا:

---

[2] تو مراد مسیح موعودؑ کے دادا نہیں بلکہ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کے دادا مراد ہیں۔

تو کہہ دے کہ میں نے تو یہ ساری نعمتیں ایمان لانے کی خاطر "فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا" اس دنیا میں پیدا کی ہیں لیکن "خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ"۔ اس دنیا میں تو غیر بھی شریک ہیں مگر قیامت کے دن صرف مومنوں کے لئے ہوں گی۔ "كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ" ۝ (سورۃ الاعراف: آیت ۳۳)

اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔

یہاں لفظ "خَالِصَۃً" بہت اہم بیان ہے جس پر غور کریں۔ وہ مومن جو دنیا میں باقی غیر مومن لوگوں کی طرح نعمتوں میں شریک ہوتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن خالص کیسے ہو سکتی ہیں۔ خالصۃً تب بن سکتی ہیں جب اس دنیا میں ان نعمتوں سے استفادہ اٹھاتے ہوئے خدا کی خاطر جب بھی موقعہ آیا ان نعمتوں کو انہوں نے ایک غلیظ اور ذلیل چیز کی طرح یکسر ایک طرف پھینک دیا اور اس سے جدائی اختیار کر لی۔ اب رمضان آئے گا تو اس میں بھی خدا کے مومن بندے جو ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کے عادی ہیں دیکھیں وہ کس طرح خدا کی خاطر ان نعمتوں سے کنارہ کشی اختیار کر جاتے ہیں۔

یہ نعمتیں بہت سے ایسے مواقع پر سامنے آتی ہیں جہاں گناہ کے نتیجہ میں حاصل ہو سکتی ہیں۔ چوری کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہیں۔ خیانت کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہ نعمتیں وہ نہیں ہیں جو خدا نے اپنے مومن بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ مومن بندوں کے لئے وہ پیدا کی ہیں جو خدا ان کو عطا فرماتا ہے اور رزق حلال کے طور پر یا جائز نعمتوں کے طور پر ان کو ملتی ہیں۔ وہاں جو لوگ ان نعمتوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور ناجائز ذرائع سے ان پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش نہیں کرتے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ "خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ": دنیا میں تو ان نعمتوں میں سب شریک ہیں۔ حلال حرام جو کچھ تھا سب مل کر کھاتے رہے لیکن مومن بندے چونکہ ہمیشہ حرام کے نام سے رک جاتے رہے ہیں اس لئے قیامت کے دن یہ نعمتیں انہی کے لئے خاص ہوں گی ان میں انکے غیر شریک نہیں ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی مضمون کو مزید کھولتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت، کو ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ والا معاملہ ہو......"

ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی تجارت اور کوئی کاروبار ان کو اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرنے والا ہو۔ یہ مراد ہے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے اگر ہر چیز خدا سے غافل کرنے کی بجائے خدا کا ذکر یاد دلانے والی بن جائے تو دنیا میں اس رنگ میں رہنا اور اس سے تعلق جوڑنا ہرگز منع نہیں ہے لیکن وہ تعلق جو خدا کی یاد سے غافل کرے اور انسان کو خدا سے توڑ کر اپنی طرف کھینچ لے وہ تعلق ہے جس کی مناہی فرمائی گئی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"...... دست با کار دل با یار والی بات ہو۔ تاجر اپنے کاروبار تجارت میں اور زمیندار اپنے امور زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت حکومت پر بیٹھ کر غرض جو جس کام میں ہے اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیش نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔

"اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر"

"اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر" کا یہ مفہوم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر قسم کے گناہ کرتے رہو۔ مراد یہ ہے کہ اللہ سے ڈر کر رہو۔ اس ڈر کے دائرہ میں جو کچھ کرو اس میں تم آزاد ہو اور تمہیں کوئی خوف نہیں ہے کیونکہ جب خدا کا خوف آجائے تو ہر خوف سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔ خوف سے بچنے کا یہی طریق ہے کہ ایک خوف کو یعنی اللہ کے خوف کو غالب کر لیں۔ پھر کسی غیر اللہ کا، کسی اور چیز کا خوف انسان کو ڈرا نہیں سکتا۔ اس کو مرعوب نہیں کر سکتا۔ اس کی زندگی جہنم نہیں بنا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعّم کی زندگی بسر کرے" یعنی یہ خوب کھول کھول کر آپ کو سمجھانا پڑتا ہے کہ زندگی میں رہتے ہوئے کیسے تبتّل اختیار کرنا ہے۔ کس حد تک جانا ہے۔ کس حد سے آگے قدم نہیں بڑھانا۔ ایک وہ بیان ہے کہ دیکھو ان حدود کے اندر رہتے ہوئے تم جو چاہو کرو اور ایک یہ ہے کہ دیکھو ان تعلقات میں ایسے نہ بڑھ جانا کہ تم سے یہ سلوک ہو جائے۔ یہ مضمون بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعّم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خورد و نوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلب ہے" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸)

بہت ہی پیارا کلام اور بہت ہی گہرا عارفانہ کلام ہے۔ میں نے پہلے آپ کے سامنے بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے اس کا ایک نیا مطلب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت سے میرے ذہن پر ابھرا ہے اور بہت ہی پیارا مطلب ہے۔ اللہ کی فطرت میں تو دنیا کی کوئی آلودگی نہیں ہے۔ اللہ کی فطرت میں نہ کھانا پینا نہ اس کی ضرورت ہے نہ آرام کی ضرورت ہے اور نہ دنیاوی تنعّم اس کی فطرت، اس کے مزاج کے مطابق ہیں تو وہ انسان جو ان چیزوں پر انحصار کر جاتا ہے وہ فطرت اللہ کا مقلب یعنی الٹ بن جاتا ہے۔ وہ خالصۃً ان چیزوں کا ہو کر رہتا ہے۔ پس اگرچہ انسان کلیۃً خدائی صفات اختیار نہیں کر سکتا مگر اسی حد تک خدائی صفات اختیار کرنے کا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے موقعہ ملتا ہے کہ وقتاً فوقتاً خدا کی خاطر ان چیزوں سے منہ موڑ کے، ان چیزوں سے رشتہ توڑ کر وہ بظاہر محرومی اختیار کر لیتا ہے اور یہ خدا کی فطرت کی جھلکیاں ہیں جو اس کی ذات میں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ اس کی نجات کا موجب بنتی ہیں اور اس کے برعکس فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی فطرت کا مقلب ہے۔ خدا کی فطرت میں جو باتیں ہیں ان کے برعکس وہ بن جاتا ہے۔ دنیا کا کیڑا ہو کر زندہ رہنے کی کوشش کرتا ہے مگر یہ موت ہے اس میں کوئی زندگی نہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔

"مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹)

بڑا ہی بدنصیب انسان ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لے۔ اسی کا دوسرا نام موت ہے اور یہ وہ موت ہے جس کے بعد پھر کوئی زندگی نہیں ہے۔ مرکے وہی زندہ ہوں گے جو اس زندگی میں خدا کے ساتھ زندہ ہیں جو خدا کی خاطر اس دنیا کی موت اختیار کر لیتے ہیں اور اللہ میں رہ کر زندہ ہوتے ہیں ان کی زندگی ابدی ہے کوئی موت ان کو مار نہیں سکتی۔ وہ ہمیشگی کا مقام پا جاتے ہیں۔ وہ اہل بقا ہیں لیکن وہ لوگ جو اس دنیا میں زندہ رہتے ہوئے مر جاتے ہیں یعنی اللہ سے جدا ہو کر مر جاتے ہیں ان کی موت دائمی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ تبتّل اختیار کریں جس تبتّل کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا نور ہم پر جلوہ گر ہو اور ہمارے سارے وجود کو نورانی بنا دے۔ یہ اگر ہم کریں تو ساری دنیا کی نجات ہمارے ساتھ وابستہ ہو جائے گی۔ اور مجھے یقین ہے کہ ساری دنیا کی نجات آج ہمارے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

نوٹ:۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

نماز باجماعت کی عادت پیدا کیجئے!

اشاریہ

فہرست مضامین ہفت روزہ بدر جلد نمبر ۴۲ سنہ ۱۹۹۳ء

مرتبہ ← مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

نمبر	مضمون	نام مضمون نگار	شمارہ	تاریخ
۱	خیانت ایک جرم ہے جو قوموں کے کردار کو کھا جاتا ہے۔ بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی امداد کی عالمگیر تحریک۔	خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۰؍نومبر ۱۹۹۲ء	۱، ۲	۷/۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء
۲	کوریا میں عیسیٰ علیہ السلام کے منتظرین کی مایوسی و ناامیدی	مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم	۱، ۲	۷/۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء
۳	"راہ ہدیٰ" قسط ۱۸ "قادیانیوں کو دعوتِ اسلام" کا جواب	مکرم ایم۔ کے۔ خالد صاحب	۱، ۲	۷/۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء
۴	۱۹۹۳ء انسانیت کا سال	از ایڈیٹر بدر	۳، ۴	۲۱/۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء
۵	دنیا میں کہیں بھی کوئی عبادت گاہ مسمار کی جائے احمدی کے دل پر اس کا صدمہ گزرتا ہے بابری مسجد کے منہدم کئے جانے پر تبصرہ	خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین، فرمودہ ۱۱؍دسمبر ۱۹۹۲ء	۳، ۴	۲۱/۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء
۶	جو عہدیدار ہیں وہ اللہ کی رضا کیلئے کام کریں	خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۹۲ء	۳، ۴	۲۱/۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء
۷	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ولولہ انگیز قیادت	از مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس	۳، ۴	۲۱/۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء
۸	"گیانیہ" پہلی بیعت۔ حضور کی قبولیت دعا کا نشان	از مکرم سید عبدالباقی صاحب	۳، ۴	〃 〃 〃
۹	وقف جدید کا ۳۵ واں قدم	مکرم ایڈیٹر بدر قادیان	۵	۴؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۰	"ہر آنے والا سال جماعت کی مالی قربانی کی روح کو بڑھا رہا ہے۔ وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان	خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۵؍دسمبر ۱۹۹۲ء	۵	۴؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۱	پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم کے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ	مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب	۵	۴؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۲	"راہ ہدیٰ" قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کا جواب قسط ۱۹	مکرم ایم۔ کے۔ خالد صاحب	۵	۴؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۳	حضرت مصلح موعودؓ کی ایک قیمتی نصیحت۔	مکرم ایڈیٹر بدر	۶ (مصلح موعود نمبر)	۱۱؍فروری ۱۹۹۳ء
	اس سال مطمع نظر یہ رکھیں کہ انسان کو انسانیت سکھائیں انسانی قدروں کے لئے عالمی جہاد کا اعلان	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ یکم جنوری ۱۹۹۳ء	۶ 〃	۱۱؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۴	حضرت مصلح موعودؓ اور خدمتِ انسانیت	از مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب	۶ 〃	۱۱؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۵	شانِ مصلح موعودؓ رضی اللہ عنہ	〃 مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی	۶ 〃	۱۱؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۶	یادوں کی خوشبو حضرت مصلح موعودؓ کی شفقت و محبت	〃 درویشانِ قادیان	۶ 〃	۱۱؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۷	سیٹلائٹ سسٹم ڈش انٹینا	〃 مکرم رشید خالد صاحب لاہور	۶ 〃	۱۱؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۸	حقوق زوجین کی حدود (اصلاح معاشرہ کے لئے تجاویز)	〃 مکرم ایڈیٹر صاحب بدر	شمارہ ۷	۱۸؍فروری ۱۹۹۳ء
۱۹	"اللہ تمام کائنات میں قدر واحد ہے اور اس وحدت کا تقاضا ہے کہ عالمی انصاف کی تعلیم دی جائے	خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۵؍جنوری ۱۹۹۳ء	۷	۱۸؍فروری ۱۹۹۳ء
۲۰	راہ ہدیٰ قسط ۲۰ قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کا جواب۔	مکرم ایم کے خالد صاحب	۷	۱۸؍فروری ۱۹۹۳ء
۲۱	ایثار و قربانی کا مہینہ	از مکرم ایڈیٹر بدر	شمارہ ۸	۲۵؍فروری ۱۹۹۳ء
۲۲	سیاست میں گرتی ہوئی اخلاقی حالت دنیا کے لئے خطرناک ہے سیاست میں عدل کے تصور کو اپنائیں۔	خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جنوری ۱۹۹۳ء	۸	۲۵؍فروری ۱۹۹۳ء
۲۳	رمضان المبارک۔ فضائل و برکات	از مکرم طارق احمد خان قادیان	۸	۲۵؍فروری ۱۹۹۳ء
۲۴	راہ ہدیٰ قسط ۲۱ "قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کا جواب	〃 〃 ایم۔ کے۔ خالد صاحب	۸	۲۵؍فروری ۱۹۹۳ء
۲۵	قبول احمدیت کی ایک ایمان افروز داستان	〃 〃 چودھری رشید احمد صاحب	۸	۲۵؍فروری ۱۹۹۳ء
۲۶	انصاف کی شمع۔ خدا جلائے رکھے	〃 〃 ایڈیٹر صاحب بدر	شمارہ ۹	۴؍مارچ ۱۹۹۳ء
۲۷	مجھے دنیا کی ہر قوم سے اس دستک کی آواز آرہی ہے۔ ظلم ہو رہا ہے اور زیادہ دیر تک نہیں چل سکے گا۔	خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲؍فروری ۹۳ء	۹	۴؍مارچ ۱۹۹۳ء
۲۸	چل رہی ہے نسیم رحمت کی۔ (رمضان کے متعلق)	مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس	۹	۴؍مارچ ۱۹۹۳ء
۲۹	راہ ہدیٰ قسط ۲۲ قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کا جواب	مکرم ایم۔ کے۔ خالد صاحب،	۹	۴؍مارچ ۱۹۹۳ء

نمبر	مضمون	نام مضمون نگار	شمارہ	تاریخ
۳۰	یادوں کی خوشبو (حضرت مصلح موعودؓ کی شفقت و محبت کے چند ایمان افروز واقعات	درویشانِ قادیان	شمارہ ۹	۴ر مارچ ۱۹۹۳ء
۳۱	قادیانیوں کا حملہ پوری دنیا پر" پاکستان سے شائع شدہ ایک اشتہار پر تبصرہ	مکرم ایڈیٹر بدر قادیان	شمارہ ۱۰، ۱۱ (مسیح موعودؑ نمبر)	۱۱/۱۸ر مارچ ۱۹۹۳ء
۳۲	"جب تک آپ دنیا میں امین نہیں بنیں گے اللہ کی امانت اٹھانے کی اہلیت آپ میں پیدا نہیں ہو سکتی۔"	خطبہ جمعہ حضور انور ۴ر دسمبر ۱۹۹۲ء	〃 ۱۰، ۱۱ (〃)	۱۱/۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء
۳۳	جماعت احمدیہ کی بنیاد کا تاریخی دن	مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب	〃 ۱۰، ۱۱ (〃)	۱۱/۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء
۳۴	براہین احمدیہ پر اخبار منشور محمدی کا تبصرہ	از ادارہ تبلیغ	〃 ۱۰، ۱۱ (〃)	۱۱/۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء
۳۵	امام مہدی اور یوم الجمعہ	از مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد	〃 ۱۰، ۱۱ (〃)	۱۱/۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء
۳۶	حضرت مسیح موعود اور خدمت انسانیت اور ہمدردی بنی نوع	〃 مکرم مولوی فضل اللہ صاحب قریشی	〃 ۱۰، ۱۱ (〃)	۱۱/۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء
۳۷	جماعت احمدیہ کے عقائد	〃 مکرمہ مقتدرۃ النساء صاحبہ بھونیشور	〃 ۱۰، ۱۱ (〃)	۱۱/۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء
۳۸	نجات کی دو راہیں۔ سچائی اور صبر	خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ر فروری ۹۳ء	〃 ۱۲، ۱۳	۲۵ر مارچ / یکم اپریل ۱۹۹۳ء
۳۹	امت مسلمہ کی بے چینی کا واحد حل	از ایڈیٹر بدر	〃 〃 〃	〃 ۱۹۹۳ء
۴۰	ارکان نماز کی حکمت (حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف کتب سے اقتباسات	مکرم عطاء المجیب صاحب راشد	〃 〃 〃	〃 ۱۹۹۳ء
۴۱	شام کنہیا شام کنہیا ——	〃 ڈاکٹر قیس مینائی	〃 〃 〃	〃 ۱۹۹۳ء
۴۲	راہ ہدیٰ قسط ۲۳ قادیانیوں کو دعوت اسلام کا جواب	〃 ایم۔ کے۔ خالد	〃 〃 〃	〃 ۱۹۹۳ء
۴۳	جارج بش کی دروغ گوئیاں	مائیکل لیفڈز برگ	〃 〃 〃	〃 ۱۹۹۳ء
۴۴	یورپ کے عیسائیوں کا اصل چہرہ	ایڈیٹر بدر	شمارہ ۱۴	۸ر اپریل ۱۹۹۳ء
۴۵	بنگالی احمدیوں کی استقامت اور اخلاص کا ذکر خیر	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ ۲/۴/۹۳ء	〃 ۱۴	۸ر اپریل ۱۹۹۳ء
۴۶	احمدیہ مسجد ڈھاکہ کی شہادت	از مکرم عبدالعزیز صادق مربی ڈھاکہ	〃 ۱۴	۸ر اپریل ۱۹۹۳ء
۴۷	راہ ہدیٰ قسط ۲۴ قادیانیوں کو دعوت اسلام کا جواب	〃 مکرم ایم۔ کے۔ خالد صاحب	〃 ۱۴	۸ر اپریل ۱۹۹۳ء
۴۸	یورپ میں بڑھتی ہوئی نسلی و مذہبی انتہاپسندی	〃 〃 ایڈیٹر بدر	〃 ۱۵	۱۵ر اپریل ۱۹۹۳ء
۴۹	اگر جماعت کے عہدیدار حقیقۃً امین بن جائیں تو وہ انقلاب جو دو سو سال بعد دکھائی دے رہا ہے ہماری زندگی میں آسکتا ہے	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۷/۱۱/۹۲	〃 ۱۵	۱۵ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۰	راہ ہدیٰ قسط ۲۵۔ قادیانیوں کو دعوت اسلام کا جواب	از مکرم ایم۔ کے۔ خالد	〃 ۱۵	۱۵ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۱	صاحبزادی عزیزہ یاسمین رحمٰن مونا کا اعلانِ نکاح	ادارہ	شمارہ ۱۶	۲۲ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۲	امام وقت کی آواز	از ایڈیٹر بدر	〃 ۱۶	۲۲ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۳	لوگوں کی بھلائی کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۶/۳/۹۳	〃 ۱۶	۲۲ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۴	بمبئی کے ہولناک فسادات اور جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمت	مکرم برہان احمد ظفر مبلغ بمبئی	〃 ۱۶	۲۲ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۵	بڑھتی ہوئی تاریخی خیانت	〃 ایڈیٹر بدر	〃 ۱۷	۲۹ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۶	ہماری جماعت کو بوسنیا کے حالات دنیا کے سامنے لا کر ان مظلوم بھائیوں کی خدمت کرنی چاہیئے	خطبہ جمعہ حضور انور ۱۹/۳/۹۳	〃 ۱۷	۲۹ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۷	سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک "کوٹ"	مکرم منصور احمد بی ٹی لندن	〃 ۱۷	۲۹ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۸	مذہبی رواداری کی شاندار مثال	مکرم خلیل احمد صدیقی جرمنی	〃 ۱۷	۲۹ر اپریل ۱۹۹۳ء
۵۹	گلدستہ درویشان	〃 چوہدری بدرالدین صاحب عامل	〃 ۱۷	۲۹ر اپریل ۱۹۹۳ء
۶۰	واقفین نو روحانی مجاہدوں کا ایک مبارک قافلہ	〃 ایڈیٹر بدر	〃 ۱۸	۶ر مئی ۱۹۹۳ء
۶۱	سارا عالم اسلام مل کر زور لگالے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتا۔ کیوں کہ خلیفہ کا تعلق خدا کی پسند سے ہے۔	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ ۱۲ر اپریل ۱۹۹۳ء	〃 ۱۸	۶ر مئی ۱۹۹۳ء
۶۲	جواب ہو تو ایسا ——	مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی	〃 ۱۸	۶ر مئی ۱۹۹۳ء
۶۳	ایک نیک بی بی کی یادیں	〃 مولانا محمد منور احمد سابق مبلغ افریقہ	〃 ۱۸	۶ر مئی ۱۹۹۳ء
۶۴	نصاب واقفین نو	از وکالت تحریک وقف نو۔ ربوہ	〃 ۱۸	۶ر مئی ۱۹۹۳
۶۵	بے سہارا اور لاوارث بھیڑ (خلافت کی اہمیت پر اداریہ)	〃 مکرم مولوی منیر احمد خادم ایڈیٹر بدر	شمارہ ۱۹، ۲۰ (خلافت نمبر)	۱۳/۲۰ر مئی ۱۹۹۳ء
۶۶	واجب الاطاعت امام کی اہمیت	〃 〃 مولانا ابوالکلام آزاد کا نظریہ	〃 ۱۹، ۲۰ (〃)	۱۳/۲۰ر مئی ۱۹۹۳ء
۶۷	جماعت احمدیہ خدا کے ان خوش نصیب بندوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اس دنیا میں محض اللہ کی خاطر خرچ کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔ افریقہ بھارت فنڈ، بوسنیا فنڈ کا تذکرہ	خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ۲۹ر جنوری ۱۹۹۳ء	〃 ۱۹، ۲۰ (〃)	۱۳/۲۰ر مئی ۱۹۹۳ء
۶۸	ایک بزرگ درویش کا القاء ربانی	مرسلہ مکرم منیر احمد جاوید دفتر P.S	〃 ۱۹، ۲۰ (〃)	۱۳/۲۰ر مئی ۱۹۹۳ء
۶۹	برکات خلافت (نظم)	〃 خواجہ عبدالمومن اوسلو	〃 ۱۹، ۲۰ (〃)	۱۳/۲۰ر مئی ۱۹۹۳ء
۷۰	رخِ حبیب، حضور سے پہلی ملاقات (نظم)	〃 نعمت انور یادگیر	〃 ۱۹، ۲۰ (〃)	۱۳/۲۰ر مئی ۱۹۹۳ء

نمبر	مضمون	نام مضمون نگار	شمارہ	تاریخ
۷۱	خلافتِ احمدیت کی خدمتِ انسانیت	مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب	شمارہ ۱۹، ۲۰ خلافت نمبر	۱۳/۲۰ مئی ۱۹۹۳ء
۷۲	نورالدین اعظم کی نورانی باتیں	مکرم سید قیام الدین برق	〃 〃 〃	۱۳/۲۰ مئی ۱۹۹۳ء
۷۳	موجودہ دور میں خلافت کیلئے بے قراری اور ناکامی کی وجوہات	مکرم مولوی ظہیر احمد خادم	〃 〃 〃	۱۳/۲۰ مئی ۱۹۹۳ء
۷۴	خلافت راشدہ کی برکات	مکرم عارف احمد خان قادیان	〃 〃 〃	۱۳/۲۰ مئی ۱۹۹۳ء
۷۵	خلافتِ احمدیہ اور اس کے مخالفین	مکرم سید رشید احمد سوڈھروی	〃 〃 〃	۱۳/۲۰ مئی ۱۹۹۳ء
۷۶	پیغام برائے جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون ۹۳ء	سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ	شمارہ ۲۱	۲۷ مئی ۱۹۹۳ء
۷۷	خرد تو بہار ہے ہوتا یا تمیں کی " (نظم)	ہاشم سعید لندن	〃	۲۷ مئی ۱۹۹۳ء
۷۸	جتنی دعا جماعت کی کی جاتی ہے ویسی کوئی اور جماعت نہیں کرتی	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۱۹ جولائی ۹۱ء	〃	۲۷ مئی ۱۹۹۳ء
۷۹	قادیان میں حضور کی مصروفیات قسط ۳	مکرم ہادی علی چوہدری	〃	۲۷ مئی ۱۹۹۳ء
۸۰	ایک نیک بی بی کی یاد میں ---- آخری قسط	مکرم مولانا محمد منور احمد صاحب	〃	۲۷ مئی ۱۹۹۳ء
۸۱	سیرت طیبہ پر نایاب مضامین - ۱	از مکرم ایڈیٹر بدر قادیان	شمارہ ۲۲	۳ جون ۱۹۹۳ء
۸۲	تمام دنیا میں جماعتوں کو اپنے بزرگوں کی یاد دل کو زندہ کرنے کی مہم چلانی چاہیے۔ اپنے خاندان کا ذکر خیر جاری رکھیں	خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۳۰ اپریل ۱۹۹۳ء	〃	۳ جون ۱۹۹۳ء
۸۳	قادیان میں حضور کی مصروفیات قسط ۴	مکرم ہادی علی چوہدری لندن	〃	۳ جون ۱۹۹۳ء
۸۴	سیرت طیبہ پر نایاب مضامین ---- ۲	〃 ایڈیٹر بدر	شمارہ ۲۳	۱۰ جون ۱۹۹۳ء
۸۵	مجالس انصار اللہ کو کوشش کرنی چاہیے کہ احمدی نسلوں میں خلافت کا احسان پیدا ہو	خطبہ جمعہ حضور انور ۷ مئی ۹۳ء	〃	۱۰ جون ۱۹۹۳ء
۸۶	قادیان میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات (آخری قسط)	از ہادی علی چوہدری لندن	〃	۱۰ جون ۱۹۹۳ء
۸۷	قرارداد تعزیت بر وفات مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب	از ناظر اعلیٰ قادیان	〃	۱۰ جون ۱۹۹۳ء
۸۸	الٰہی مجاہدین کی ایک لاثانی جماعت	از مکرم ایڈیٹر بدر قادیان	۲۴	۱۷ جون ۱۹۹۳ء
۸۹	جو تکبر کرتے ہوئے خدا کی جگہ لینے کی کوشش کرتے ہیں جب عذاب کو سامنے دیکھتے ہیں تو ان کی دعا کے قبول ہونے کا کوئی وقت نہیں رہتا غیر المغضوب علیہم کی تفسیر	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ ۱۲/۹۳	۲۴	۱۷ جون ۱۹۹۳ء
۹۰	حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ	از مکرم قریشی فیروز محی الدین سویڈن	۲۴	۱۷ جون ۱۹۹۳ء
۹۱	پاکستان میں ملاؤں کی خدمت اسلام ۱	〃 مکرم رشید احمد چوہدری	۲۴	۱۷ جون ۱۹۹۳ء
۹۲	ہفتہ قرآن۔ نہایت شان سے منایئے	از ایڈیٹر بدر قادیان	شمارہ ۲۵، ۲۶ (قرآن مجید نمبر)	۲۴ جون/یکم جولائی ۱۹۹۳ء
۹۳	جو شخص قرآنی معارف لٹاتا ہے وہ خیر تقسیم کرتا ہے۔	تفسیر کبیر سے ایک اقتباس	〃 〃	〃 جون ۱۹۹۳ء
۹۴	اگر آپ قرآنی علوم و معارف کا پھل حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مطہر بنیں۔	خطاب حضور انور بر موقعہ تعلیم القرآن کلاس ربوہ۔ ۱۷ جولائی ۸۲ء	۲۵، ۲۶ قرآن مجید نمبر	〃 〃 ۱۹۹۳ء
۹۵	قرآن مجید کی صداقتیں اور جدید سائنسی تحقیقات ان کی تصدیق	مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	〃 〃 〃	〃 〃 〃
۹۶	قرآنی معلومات بطرز سوال و جواب	منقول از دینی معلومات	〃 〃 〃	〃 〃 〃
۹۷	پاکستان میں ملاؤں کی خدمتِ اسلام (آخری)	مکرم رشید احمد چوہدری	〃 〃 〃	〃 〃 〃
۹۸	پیغام برائے عالمگیر لجنہ اماء اللہ	از سیدنا حضرت امیر المومنین	شمارہ ۲۷	۸ جولائی ۱۹۹۳ء
۹۹	ملکی اخبارات کا قومی فریضہ	از مکرم منیر احمد خادم	شمارہ ۲۷	۸ جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۰	یہ نہ دیکھیں کہ کون ہے جسے نظام جماعت کی نمائندگی کا حق عطا کیا گیا ہے یہ غور کریں کہ کس نے عطا کیا ہے	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ ۹ اپریل ۹۳ء	〃 ۲۷	۸ جولائی ۱۹۹۳ء
			〃 ۲۷	۸ جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۱	قرآن کی صداقت جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں قسط نمبر ۲	حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	〃 ۲۷	۸ جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۲	بابری مسجد کی المناک شہادت پر (نظم)	جناب جگن ناتھ آزاد	〃 ۲۷	۸ جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۳	ملکی اخبارات کا قومی فریضہ - ۲	مکرم ایڈیٹر بدر قادیان	〃 ۲۸/۲۹	۱۵/۲۲ جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۴	ہوا کے دوش پر آتے ہیں سب پیغام تیرے (نظم)	مکرم خواجہ عبد المومن (اوسلو)	〃 〃	۱۵/۲۲ جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۵	جب کوئی معاشرہ رزقِ حلال سے ہٹ جاتا ہے اور رزق حرام کی طلب پیدا ہو جاتی ہے وہ معاشرہ ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے	خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۴ مئی ۱۹۹۳ء	〃 〃	〃 جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۶	قرآن کی صداقتیں جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں (۳)	مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	〃 〃	〃 جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۷	قادیان میں سیلاب کے موقعہ پر خدمتِ خلق	ادارہ	〃 〃	〃 جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۸	یہ قدرتی آفات و حوادث کیوں؟	ایڈیٹر بدر	شمارہ ۳۰	۲۹ جولائی ۱۹۹۳ء
۱۰۹	نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کیلئے پاک اتحاد کا قیام	منقول از روزنامہ مشرق	〃 ۳۰	۲۹ جولائی ۱۹۹۳ء
۱۱۰	ہندو دھرم کے کالے صفحوں کو جلا دو	وکاس کمار جھا	〃 ۳۰	۲۹ جولائی ۱۹۹۳ء

نمبر	مضمون	نام مضمون نگار	شمارہ	تاریخ
۱۱۱	اگر آخرت میں اپنے گناہوں پر ستاری کا پردہ ڈالے جانے کی تمنا رکھتے ہو تو اس دنیا میں اپنے بھائیوں اور عزیزوں کی کمزوریوں پر ستاری کا پردہ ڈالا کرو۔	خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۸ر جون ۱۹۹۳ء	شمارہ ۳۰	۲۹ر جولائی ۱۹۹۳ء
۱۱۲	قرآن مجید کی صداقتیں جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں	مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	شمارہ ۳۰	۲۹ر جولائی ۱۹۹۳ء
۱۱۳	روئداد جلسہ سالانہ برطانیہ (۲۸ ویں)	ادارہ	〃 ۳۱	۵ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۱۴	یہ قدرتی آفات و حوادث کیوں؟	ایڈیٹر بدر قادیان	〃 ۳۱	۵ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۱۵	اُف یہ سیل رواں ۔ (نظم)	مظفر وارثی	〃 ۳۱	۵ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۱۶	میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت کے لئے وہ زمانہ سامنے آکھڑا ہوا ہے کہ اب آسمان سے اس تیزی کے ساتھ پھل گریں گے کہ تم ان کے سنبھالنے کی فکر کریں ...	خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین فرمودہ ۱۱ر جون ۱۹۹۳ء	〃 ۳۱	۵ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۱۷	حقیقت ختم نبوت - دیو بندی علماء کو چیلنج	از مکرم سید عبدالعزیز نیر جیری امریکہ	〃 ۳۱	۵ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۱۸	ختم نبوت کے متعلق جماعت کا عقیدہ ۔ اخبار جنگ لندن کے جواب	〃 〃 رشید احمد چودھری	〃 ۳۱	۵ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۱۹	شرک فی الخلافت انتہائی مہلک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے اس کے خلاف جماعت کو لازماً نگران ہونا پڑے گا	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ ۱۶ر جولائی ۱۹۹۳ء	〃 ۳۲	۱۲ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۲۰	مباہلہ کا عظیم نتیجہ (عربی نظم مع ترجمہ)	مکرم مولانا احمد رشید صاحب کیرالہ	〃 ۳۲	۱۲ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۲۱	علماء پاکستان کی دروغ گوئیاں	〃 عظمت اللہ صاحب قریشی بنگلور	〃 ۳۲	۱۲ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۲۲	علم لسانیات کے عالمی ماہر حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب	ماخوذ از خالد ربوہ	〃 ۳۲	۱۲ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۲۳	حرمت انبیاء کا علمبردار	ایڈیٹر بدر	سیرت النبی نمبر ۳۳-۳۴	۱۹/۲۶ر اگست ۱۹۹۳ء
۱۲۴	آنحضرت صلعم کے اخلاق و فضائل کلام الٰہی کی روشنی میں 〃 〃 〃 〃 حدیث کی روشنی میں	ادارہ	〃 〃	〃 〃
۱۲۵	حضور صلعم کی زندگی کے دو عظیم شاہکار (خطبہ حجۃ الوداع اور میثاق مدینہ)	ماخوذ از سیرت خاتم النبیین جلد دوم	〃 〃	〃 〃
۱۲۶	ظہور خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (نظم)	حضور انور ایدہ اللہ	شمارہ 〃	〃 〃
۱۲۷	رحمت بننا ہے تو رحمۃ للعالمین کے اسوہ کو اختیار کریں رسول مقبول کی سیرت امن عالم کی روشنی میں	خلاصہ اختتامی خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ لندن۔ یکم اگست ۹۳ء	〃 〃	〃 〃
۱۲۸	"الفضل" انٹرنیشنل کی اشاعت پر خصوصی پیغام	حضور انور ایدہ اللہ	〃 〃	〃 〃
۱۲۹	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادات کے آئینہ میں	مکرم محمود مجیب اصغر پاکستان	〃 〃	〃 〃
۱۳۰	حضرت رسول مقبول کی حیات مقدسہ کی جھلکیاں	مکرم عبد الرحمن صاحب رہائی مقیم کینیڈا	〃 〃	〃 〃
۱۳۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رواداری کی بے نظیر تعلیم	مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد	〃 〃	〃 〃
۱۳۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عورتوں پر احسانات	مکرمہ امۃ المتین رضوانہ قادیان	〃 〃	〃 〃
۱۳۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تورات کی عظیم الشان پیشگوئی	مکرم سید رشید احمد سونگھڑوی	〃 〃	〃 〃
۱۳۴	رحمۃ للعالمین ۔ رشیوں کی نظر میں	مکرم چوہدری محمد خورشید احمد پربھاکر	〃 〃	〃 〃
۱۳۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک	مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب	〃 〃	〃 〃
۱۳۶	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق	مکرم سید فضل نعیم صاحب سونگھڑہ	〃 〃	〃 〃
۱۳۷	پنجاب میں سیلاب اور جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمت	مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب قادیان	〃 〃	〃 〃
۱۳۸	محترم مولانا غلام باری سیف کا انتقال	ادارہ	〃 〃	〃 〃
۱۳۹	دہریت سے اٹھایا جانے والا ایک درست قدم	مکرم ایڈیٹر بدر قادیان	شمارہ ۳۵	۲ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۰	تمام دنیا میں احمدی خواتین عظیم قربانیاں پیش کر رہی ہیں احمدی خواتین کی مالی قربانی کا ایمان افروز تذکرہ	خطاب حضرت امیر المومنین بر موقعہ جلسہ سالانہ جرمنی ۱۲ر ستمبر ۹۳ء	〃 〃	۲ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۱	کب آئیں گے (نظم)	خلیق بن فائق گورداسپوری	〃 〃	۲ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۲	نماز کے طبی فوائد	مکرم محمد زکریا ورک کینیڈا	〃 〃	۲ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۳	زندہ خدا کی عظیم طاقت قسط ۱ (زار روس کے بارے پیشگوئی)	مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر	〃 〃	۲ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۴	ایک بوسنین انسان کی ظلم بھری داستان	مکرم خلیل احمد خان جرمنی	〃 〃	۲ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۵	جذبات مہجور (نظم)	مکرم ظہور احمد ناصر ربوہ	شمارہ ۳۶	۹ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۶	باجماعت نماز اسلامی معاشرے اور نظم و ضبط کی تصویر ہے مسجد سے تعلق رکھنے والی قوم سب سے عظیم اور متمدن ہوگی	خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۹۲ء	〃 〃	۹ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۷	ایک عظیم واقعہ	مکرم عبد المالک لاہور	〃 〃	۹ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۸	زندہ خدا کا زندہ نشان (روس کے متعلق) قسط ۲	مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر	〃 〃	۹ر ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۴۹	غیبت انسان کے اخلاق کو برباد کرنے والی بیماری	مکرم مولوی مقصود احمد بھٹی	〃 〃	۹ر ستمبر ۱۹۹۳ء

نمبر	مضمون	نام مضمون نگار	شمارہ	تاریخ
۱۵۰	تقریب عالمی بیعت	ادارہ	شمارہ ۳۷	۱۶ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۵۱	ٹھوکریں کھاکر کچھ تو سنبھلے	از مکرم ایڈیٹر بدر قادیان	"	"
۱۵۲	قرآن عربی میں ہے ۔ اس لئے کوئی شخص عربی زبان کی اولیت کو چھین نہیں سکتا (عربی ۔ اردو اور مقامی زبان) سیکھنے کے بارہ میں ارشاد	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ ۲؍جولائی ۱۹۹۳ء	"	"
۱۵۳	زندہ خدا کا زندہ نشان (نمبر ۳ آخری)	مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر ربوہ	"	"
۱۵۴	چھوٹے اخبارات اور گورنمنٹ کی توجہ	" ایڈیٹر صاحب بدر	شمارہ ۳۸	۲۳ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۵۵	توحید ہی ہیں آزادی ہے توحید کے سوا ہر چیز غلامی ہے	خطبہ جمعہ فرمودہ ۹؍جولائی ۹۳ء	"	"
۱۵۶	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ کی یاد میں	مکرم عبدالرحمٰن فیاض، کاٹھ پورہ	"	"
۱۵۷	ذہن کے دریچوں سے خود نمائی	" پروفیسر پرویز ہزاری	"	"
۱۵۸	تائید و نصرت الٰہی کا ایک ایمان افروز واقعہ	" قاضی عبدالحمید درویش قادیان	"	"
۱۵۹	اے لجنہ اماء اللہ اے لجنہ اماء اللہ (نظم)	محترمہ عاجزہ ناصرہ ندیم (لندن)	"	"
۱۶۰	احمدیت زندہ باد (نظم)	مکرم ناصر علی عثمان ۔ قادیان	"	"
۱۶۱	اجتماعات دینی تربیت کا اہم ذریعہ ہیں	از مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب قادیان	شمارہ ۳۹	۳۰ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۶۲	توحید خالص کے مضمون کو سمجھیں اور حضرت اقدس صلعم کی سیرت کا مطالعہ کریں	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ مورخہ ۶ اگست ۹۳ء	"	"
۱۶۳	محترم سیٹھ علی محمد الدین صاحب مرحوم	مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب	"	"
۱۶۴	اصحاب الکہف والرقیم ۔۔۔۔۔ ۱	" پروفیسر بشارت الرحمٰن ربوہ	"	"
۱۶۵	احمدی بزرگوں کی باتیں	محترمہ امۃ القیوم صاحبہ جرمنی	"	"
۱۶۶	عورتوں کے خلاف بڑھ رہے جرائم ۔ ایک لمحہ فکریہ	از مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب	شمارہ ۴۰	۷؍اکتوبر ۱۹۹۳ء
۱۶۷	جب سے دنیا بنی ہے ان غیر معمولی اتفاقات کے باوجود جیسا جمعہ پڑھا جا رہا ہے نارتھ کیپ کے مقام پر حضور انور کا تاریخی خطبہ جمعہ	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ فرمودہ ۲۵؍جون بمقام نارتھ کیپ (ناروے)	"	"
۱۶۸	اصحاب الکہف والرقیم ۔۔۔۔۔ ۲	مکرم بشارت الرحمٰن ربوہ	"	"
۱۶۹	سیلاب کے بعد زلزلہ کا عذاب	" ایڈیٹر بدر قادیان	شمارہ ۴۱	۱۴؍اکتوبر ۱۹۹۳ء
۱۷۰	حضور اکرم صلعم کی سیرت کے حسن و جمال کا اندازہ کریں عالمی بیعت دراصل بہت بڑے عالمی جلسے کی تیاری ہے	خطبہ جمعہ ۱۳؍اگست ۹۳ء	"	"
۱۷۱	اصحاب الکہف والرقیم ۔۔۔۔۔ ۳	مکرم بشارت الرحمٰن ربوہ	"	"
۱۷۲	زلزلوں کا سو سالہ ریکارڈ ۱۸۹۱ / ۱۹۹۳	ادارہ	"	"
۱۷۳	طلاق اور ضابطہ اخلاق	از ایڈیٹر بدر	شمارہ ۴۲ ۔ ۴۳ طلاق نمبر	۲۱ ۔ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۹۳ء
۱۷۴	طلاق کے متعلق آیات ۔ احادیث ۔ ارشادات	ادارہ	"	"
۱۷۵	مسئلہ طلاق اور قرآن مجید	اقتباس از تفسیر کبیر	"	"
۱۷۶	مسئلہ طلاق و خلع اور فقہ احمدیہ حنفیہ	ماخوذ	"	"
۱۷۷	ایک نشست کی تین طلاقوں کی حقیقت	مکرم برہان احمد ظفر مبلغ بمبئی	"	"
۱۷۸	مطلقہ عورت کے نان و نفقہ کا مسئلہ	ادارہ	"	"
۱۷۹	طلاق اور دلیہ بندی مسائل	"	"	"
۱۸۰	غریب کو روٹی کھلا دینا اچھی بات ہے لیکن روٹی کھلانے کی تلقین کرنا سب سے افضل بات ہے	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ فرمودہ ۱۷؍ستمبر ۱۹۹۳ء	شمارہ ۴۴	۴؍نومبر ۱۹۹۳ء
۱۸۱	رپورٹ اجتماع مجلس انصار اللہ یو۔کے	مکرم منصور احمد بی بی ۔ لندن	"	"
۱۸۲	" انصار اللہ بھارت	" منتظم شعبہ رپورٹنگ	"	"
۱۸۳	اصحاب الکہف والرقیم ۔۔۔ ۴ (آخری)	" بشارت الرحمٰن صاحب ربوہ	"	"
۱۸۴	کنڈی زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی کی اشاعت	ادارہ	"	"
۱۸۵	نوبیاہیتوں کی تربیت وقت کی اہم ضرورت	از ایڈیٹر بدر	شمارہ ۴۵	۱۱؍نومبر ۱۹۹۳ء
۱۸۶	تبتل یعنی غیر اللہ سے کٹنا خدا کے وجود سے پیوند کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ فرمودہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۹۳ء	"	"
۱۸۷	حاصل مطالعہ	از مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ	"	"
۱۸۸	قاہرہ میں تبلیغی سرگرمیاں	از مکرم رفیق صاحب ناصر قاہرہ	"	"

نمبر	مضمون	نام مضمون نگار	شمارہ	تاریخ
۱۸۹	کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو	از مکرم مولوی محمد کریم خان صاحب مبلغ بنگلور	شمارہ ۴۵	۱۱ر نومبر ۱۹۹۳ء
۱۹۰	منقولات۔ مولانا ... کا بیان کہ ملّا اُردو میں نہ بکا (؟) پاکستان سپریم کورٹ کے فیصلہ پر پاکستانی اخبارات کی تنقید	ادارہ	״	״
۱۹۱	پہلا انٹرنیشنل طاہر کبڈی ٹورنامنٹ	سیکرٹری ٹورنامنٹ یکم اکتوبر ۹۳ء	״	״
۱۹۲	خدا کے لئے خدا کی طرف دوڑو	خطبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ	شمارہ ۴۶	۱۸ر نومبر ۱۹۹۳ء
۱۹۳	وقفِ جدید کا سائیسواں سال	از ایڈیٹر بدر	״	״
۱۹۴	خلش ناتمام	مکرم محمد طاہر صاحب پورٹ لینڈ امریکہ	״	״
۱۹۵	ایک حقیقت، ایک المیہ	جسٹس محمد منیر، جسٹس ایم آر کیانی	״	״
۱۹۶	دل میں محمد کا سچا مفہوم قائم ہو نہیں سکتا جب تک حقیقی تبتل پیدا نہ ہو	خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ	شمارہ ۴۷	۲۵ر نومبر ۱۹۹۳ء
۱۹۷	ایک ایمان افروز روایت	مرزا ارشد بیگ صاحب لاہور	״	״
۱۹۸	قطب شمالی میں پہلی اسلامی مسجد کی تعمیر	از ایڈیٹر بدر	״	״
۱۹۹	گہری نظر سے اپنے نفس کے محاسبہ کی عادت ڈالنا حقیقت کو پالینے کیلئے ضروری ہے	خطبہ جمعہ از حضرت امیرالمومنین فرمودہ ۱۵ر اکتوبر	شمارہ ۴۸	۲ر دسمبر ۱۹۹۳ء
۲۰۰	سچائی کے قیام کے لئے کذب و افتراء کا سہارا	از شیخ خورشید احمد صاحب کینیڈا	״	״
۲۰۱	فال کا اشتہار اور بیچ سے شوخی فرار	از ایڈیٹر بدر	شمارہ ۴۹	۹ر دسمبر ۱۹۹۳ء
۲۰۲	تبتل الی اللہ سے متعلق بصیرت افروز خطبہ جمعہ	خطبہ جمعہ حضور انور ۲۲ر اکتوبر	״	״
۲۰۳	برصغیر کی سیکولر قوتیں	از ایڈیٹر بدر	شمارہ ۵۰	۱۶ر دسمبر ۱۹۹۳ء
۲۰۴	تبتل الی اللہ کے متعلق بصیرت افروز خطبہ	از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۹ر اکتوبر	״	״
۲۰۵	بدر کا جلسہ سالانہ نمبر	انتظامیہ بدر	شمارہ ۵۱-۵۲	۲۳/۳۰ دسمبر ۱۹۹۳ء

درخواست ہائے دعا

● مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت سرینگر اپنے مکتوب محررہ ۲۵ر نومبر ۹۳ء میں لکھتے ہیں کہ:
"چار پانچ دن ہوئے خاکسار کی نبض بے قاعدہ ہوگئی۔ دل پر بوجھ سا محسوس ہونے لگا کمزوری و سخت بے چینی کا سامنا ہوا۔" قارئین کرام سے موصوف کی کامل شفاء، صحت و تندرستی اور خدمت دین کی توفیق پانے والی عمر دراز کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(امیر احمد درویش قادیان)

● عزیزم جنید احمد ابن مکرم نعیم احمد صاحب جرمنی اور عزیزہ غزالہ روبی صاحبہ اپنے و اپنے بچوں، والدین کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۵۰/- روپے
(عطاء الٰہی خان جرمنی)

● خاکسار کے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ پلاسٹر چڑھا ہے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(حمید اللہ افغانی سہارنپور)

● مکرم احمد عبدالرشید صاحب آف کروناگاپلی کیرالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کے تراجم ملیالم زبان میں کر رہے ہیں موصوف صحیح رنگ میں ترجمہ کرنے کی توفیق پانے اور اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

● خاکسار کی بیوی صفیہ بیگم صاحبہ گھٹنوں میں دو ماہ سے شدید درد ہے اسی طرح میری لڑکی سراج النساء سلمہا کے داہنے ہاتھ میں درد ہے۔ ہر دو کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے
اعانت بدر ۵۰/- روپے
(غلام محمد کماریڈی)

● خاکسار کی اہلیہ محمودہ بیگم صاحبہ کو چند دنوں سے ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے چکر اور سینے میں درد رہتا ہے قارئین بدر سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے (اعانت بدر ۵۰/- روپے)
(غلام مصطفیٰ میدک)

● مکرم داؤد احمد ابن سیٹھ یوسف الدین سکندرآباد اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں نمایاں ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں (اعانت بدر ۲۵/- روپے)
(مینیجر اخبار بدر)

● مکرم سیٹھ سراج احمد صاحب آف چنتہ کنٹہ کے بیٹے الیاس احمد صاحب کا اپنڈکس کا اپریشن ہوا ہے اس کی کامل شفایابی کے لئے نیز افراد خاندان کی صحت و سلامتی کے لئے احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (اعانت بدر ۱۲۵/- روپے)
(مینیجر اخبار بدر)

شادی خانہ آبادی

میرے بیٹے عزیزم نصیر احمد یحییٰ کی شادی کی تقریب مورخہ ۲۳ر نومبر کو ہمراہ عزیزہ شہناز بیگم دختر مکرم مبارک احمد صاحب اسلم سے منعقد ہوئی بارات ناصر آباد سے کوٹھی ڈپٹی شریف احمد صاحب واقع سول لائن گئی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے مسجد مبارک میں دعا کروائی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (اعانت بدر ۵۰/- روپے)
(شیخ محمد ابراہیم ... درویش قادیان)

درخواست دعا: میرے والد صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے نیز میرے بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبارک احمد مسلیہ کارکن پریس قادیان)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض احادیثِ مبارکہ بھی بیان فرمائیں، فرمایا :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دُعاؤں میں سب سے اعلیٰ دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

اس حدیث کی تفسیر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِلٰہ اُس وجود کو کہتے ہیں جس کے سامنے اِنسان اپنی اَنا کو توڑ دیتا ہے اسی طرح اِلٰہ سے مُراد وہ وجود بھی ہے جو تمام خواہشات کا منبع ہو۔ اِلٰہ میں محبت کا مضمون بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی وہ وجود جس سے محبتیں اور خواہشات وابستہ ہوں۔ حضور نے فرمایا انسان جب ذکر کے میدان میں داخل ہوتا ہے تو پہلے دیگر معبودانِ باطلہ کی نفی کرنی ہوتی ہے پھر اِلَّا اللّٰہ کا مضمون شروع ہوتا ہے۔ جس کے سمجھنے کے لئے قرآنِ مجید اور احادیث کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ یہ جو فرمایا کہ سب سے بڑی دُعا الحمدُ للّٰہ ہے، حضور نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے سورہ فاتحہ مُراد ہے جس کے ذریعے دُعا کامل ہوتی ہے۔ لیکن اگر صرف الحمدُ للّٰہ کو ہی رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل مُراد سمجھی جائے تو مُراد یہ ہے کہ دُعا کی قبولیت کی کُنجی اپنے محبوب کی کامل تعریف کرنے میں ہے۔ اور اس کے مقابل پر اپنے آپ کو اتنا ہی گرا دینے میں ہی طلب کا کمال ہے۔

ذکر کے تعلق میں حضور انور نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض اور احادیث بھی بیان فرمائیں۔ پھر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں جہاں ذکر فرمایا ہے اس کا سرسری مطالعہ نہ کیا کریں بلکہ گہرائی میں اتر کر دیکھیں تو مضامین کے جہان اُن میں دکھائی دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیثِ مبارک کے مطابق ذکر کرنے والے بندے کا جیسا تعلق خُدا سے ہوگا خُدا کا بھی اُس سے ویسا ہی تعلق ہوگا۔ اور یہ دراصل قرآنِ مجید کی اِس آیت کے مطابق ہے کہ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ یعنی تم سے محبت رکھوں گا۔ مشکلات و مصائب میں تمہاری سپر بن جاؤں گا۔ پس وہ لوگ جو خُدا کے ذِکر کے دعوے کرتے ہیں لیکن خُدا اُن کا ذکر نہیں کرتا تو نتیجۃً اُن کا ذکر بے فائدہ ہے۔

خُطبہ جُمعہ کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کوئٹہ کی جماعت کے تقریباً ۲۸ سال امیر رہے اور آج صُبح اُن کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ حضور نے فرمایا محمد حنیف صاحب موصوف کو خلافت سے گہرا تعلق اور وابستگی تھی۔ آپ صد سالہ جوبلی کمیٹی کے صدر رہے۔ قضا بورڈ کے ممبر رہے۔ خلافت کمیٹی کے ممبر رہے۔ آپ نے منتخب آیاتِ قرآنی اور احادیث کا ترجمہ بلوچی زبان میں کیا۔ اسی طرح کوئٹہ کی ہی ایک مخلص خاتون کبریٰ بیگم صاحبہ کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے حضور انور نے بعد نمازِ جُمعہ ہر دو کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

○

درخواست ہائے دُعا

● — محترم مرزا عبدالسمیع صاحب آف ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے گھٹنے میں سخت درد رہتی ہے اور طبیعت اکثر خراب رہتی ہے صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے نیز موصوف کی اہلیہ اور داماد محترم نعیم احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب اور امۃ الروبی نعیم اور امۃ الروحی خلیل و بچگان کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید بشارت احمد قادیان)

● — میری پھوپھی محترمہ حیاۃ النساء صاحبہ اہلیہ محترم محمد یٰسین صاحب آف کانپور کے سینہ کا آپریشن ہوا ہے۔ ان کی شفاء کاملہ عاجلہ اور خاندان کے بقیہ افراد کے جلد تر احمدیت کے نور سے منور ہونے نیز دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (بشریٰ پروین اہلیہ منظور احمد صاحب گجراتی)

اُتر پردیش اُردو اکادمی کو

مختلف درجات کے طلباء کو وظائف دینے کیلئے درخواستیں مطلوب

فارم موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۹۴ء

لکھنؤ اُتر پردیش اُردو اکادمی کو اُتر پردیش کے تسلیم شدہ تعلیمی اداروں میں اُردو مضمون سے کلاس چھٹے۔ نویں۔ گیارہویں۔ بی اے سال اوّل اور ایم اے سال اوّل میں تعلیم حاصل کرنے والے ایسے طلبہ/طالبات سے اکادمی کے مقررہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں جو اُتر پردیش کے اسکولوں/کالجوں/یونیورسٹیوں کے مستقل طالب علم ہوں۔ اور اُردو ایک لازمی/اختیاری مضمون کی حیثیت سے پڑھ رہے ہوں۔ مندرجہ بالا درجات کے صرف انہیں طلباء کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا جنہوں نے پچھلے پاس کردہ امتحان میں اُردو میں کم از کم ۵۰ فیصد اور مجموعی ۴۵ فیصد نمبر ضروری حاصل کئے ہوں۔

جن طلباء کو گذشتہ سال چھٹے۔ ساتویں۔ نویں۔ گیارہویں۔ بی اے سال اوّل۔ اور ایم اے سال اوّل میں اکادمی سے وظیفہ ملا ہے اُن کے وظائف کی تجدید کے لئے فارم اکادمی سے بھیجے جا رہے ہیں۔ اور اُن کی تجدید قواعد کے مطابق کی جائے گی۔

اُن طلباء کو بھی وظائف جن کی مادری زبان اُردو نہیں ہے :

ایسے طلباء وطالبات کو بھی مقررہ تعداد میں وظائف دیئے جائیں گے جن کی مادری زبان اُردو نہیں ہے۔ اور وہ چھٹے۔ نویں۔ گیارہویں۔ بی اے سال اوّل۔ اور ایم اے سال اوّل میں اُردو ایک لازمی/اختیاری مضمون کی حیثیت سے اُتر پردیش کے کسی تسلیم شدہ ادارہ میں پڑھ رہے ہیں۔ ان طلباء کے لئے بقیہ شرائط وہی ہوں گے جو عام طلباء کے لئے ہیں۔

درخواست فارم سیکرٹری اُتر پردیش اُردو اکادمی قیصر باغ لکھنؤ کو اس طرح بھیجیں کہ ۱۵ جنوری ۱۹۹۴ء کو ۵ بجے شام تک ضرور موصول ہو جائیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصولہ درخواستوں پر غور نہ کیا جا سکے گا۔

(اُتر پردیش اُردو اکادمی قیصر باغ لکھنؤ)

اِعلانِ دارالقضا

مکرم انور کمال صاحب، ابن مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف بمبئی کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ان کی اہلیہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر قادیان نے حصولِ خُلع کے لئے درخواست دی ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جہاں پر بھی ہوں ایک ماہ کے اندر اندر دفتر دارالقضا قادیان سے رابطہ کریں۔ بصورتِ دیگر یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

منیر احمد خادم۔ قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

تعمیرِ مساجد فنڈ میں دل کھول کر حصّہ لیجئے!

احبابِ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو یہ علم ہے کہ تعمیرِ مساجد کا ایک اہم فنڈ قائم ہے اور مختلف خوشی کے مواقع پر اور ویسے بھی جب کوئی زائد آمد وغیرہ ہو تو احباب بطور شکرانہ تعمیرِ مساجد کے فنڈ میں عطایا جمع کرواتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ فنڈ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ اس سے نئی مساجد کی تعمیر کے لئے امداد دیا جانا تو ممکن نہیں ہوتا البتہ چھوٹی موٹی مرمتوں وغیرہ کے کام ہو جایا کرتے تھے۔ مگر کچھ عرصہ سے شاید احبابِ جماعت کی توجہ اس طرف کم ہوگئی ہے۔ اِس مد میں پہلے کی طرح چندہ نہیں آرہا۔ جبکہ ضروریات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہندوستان کی بعض جماعتیں اپنے مقام یا علاقے کی مساجد و مشن ہاؤسز کی تعمیر اور قبرستانوں وغیرہ کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ لیکن اکثر کمزور اور غریب جماعتوں کی طرف سے مساجد و مشن ہاؤسز کی مرمتوں اور دیگر ضروریات کی فراہمی کیلئے مطالبے آتے رہتے ہیں جن پر کم و بیش تین لاکھ روپے سالانہ کی ضرورت ہے۔

اگر احبابِ جماعت ہندوستان تعمیرِ مساجد کے فنڈ میں دل کھول کر حصّہ لیں اور مخیّر و متمول احباب اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اِس اہم ضرورت کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں تو انشاء اللہ یہ فنڈ بہت مضبوط ہو سکتا ہے۔ اور غریب و کمزور جماعتوں کی ضروریات بسہولت پوری ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احبابِ جماعتہائے احمدیہ بھارت کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

مُوصیان کا مالی قربانی میں صفِ اوّل میں ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصی صاحبان کو اُن کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا ــــــ "وصیت کا نظام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ ہے۔ اس کی شرح حضرت مسیح موعودؑ کی مقرر کردہ ہے۔ کوئی خلیفہ اس کو بدل نہیں سکتا۔ ۱/۱۰ کی شرح ۱/۱۰ ہی رہے گی۔ اس لئے جو شخص وصیت کرکے ۱/۱۰ کا وعدہ کرکے اللہ دیتا اس سے کم ہے وہ موصی نہیں رہتا۔ موصی وہ ہوتا ہے جو اخلاص میں۔ دینداری میں، تقویٰ و طہارت، اخلاق اور تمام دوسرے معاملات میں صفِ اوّل میں ہو۔ اسی طرح اس کا مالی قربانی میں بھی صفِ اوّل میں ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی موصی اس معیار پر پورا نہیں اترتا اُسے ازراہ احسان موصیوں کی فہرست سے خارج کردینا چاہیئے۔ اس کے لئے یہی بہتر۔ ورنہ اس کی موت اس حال میں ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدعہدی کا مرتکب ہورہا ہوگا"

موصیانِ کرام اپنی اپنی وصایا کا جائزہ لیں کہ وہ کس حد تک نظامِ وصیت کی پابندی کرتے ہوئے حضور انور کی نصائح پر عمل پیرا ہیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS.
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP OF 100%
PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES AND
SOLID BRASS NOVELTIES / GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE.
ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA NEW DELHI.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لہرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SHRI GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN-143516.

جلسہ سالانہ مبارک ہو!
حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل کی خاص نگرانی میں تیار کردہ
زدجام عشق
خالص اشیاء کستوری۔ زعفران۔ موتی جواہرات اور قیمتی جڑی بوٹیوں کا مرکب
نیز ہر قسم کے مردانہ و زنانہ علاج کے لئے ضرور تشریف لائیں
شافی خدا ہے ــــــ ہم خادم ہیں
ایک بار خدمت کا موقع ضرور دیں!
پتہ:- حکیم بلونت سنگھ خاندانی شاہی طبیب شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل
رنیواں بازار قادیان۔ ۱۴۳۵۱۶ فون نمبر:- 2172

باٹی پولیمرز
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43 — 4028 - 5137 - 5206

ارشادِ نبوی
اَلْاَمَانَۃُ عِزٌّ
(امانت داری عزت ہے)
ــــ (منجانب) ــــ
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دعا۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

۱۰۲ واں جلسہ سالانہ مبارک ہو!
مردوں کے لئے لاجواب الہامی نسخہ
زدجام عشق
جو جسم میں چستی لانے اور کمزوری دور کرنے میں لاجواب ہے
اسی طرح پیٹ درد۔ گیس پیٹ پھولنے اور قبض کے مریضوں کے لئے
شکتی لال گولی
ایک بار خدمت کا موقعہ ضرور دیں!
پتہ:- چھابڑہ فارمیسی۔ ہرچووال روڈ قادیان۔ ۱۴۳۵۱۶ پنجاب (بھارت)

NEVER BEFORE
GUARANTEED PRODUCT
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SOLIGHT
NIR
Sonika
HAWAI
A Treat for your feet.
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34 A. DEBENDRA CHANDRA DEV ROAD CALCUTTA-15.

POULTECH CONSULTANT
& DISTRIBUTORS
DEALERS IN:- DAY OLD BROILER
CHICKS. POULTRY FEED. MEDICINES &
ALL TYPES OF POULTRY EQUIPMENTS.
OFFICE / RESIDENCE:-
ISHRAT MANZIL, NEAR POLICE STATION
WAZIR GANJ, LUCKNOW-226018.
PHONE:- 245860.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524-649.

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.